تذکرہ

غازی قلندرؒ

مؤلف

طارق مجاہد جہلمی

ناشر

مجاہد اکیڈمی جہلم شہر

تذکرہ
غازی قلندر

مؤلف

طارق مجاہد جہلمی

ناشر

مجاهد اکیڈمی جهلم

marfat.com

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

نام کتاب ——— تذکرہ غازی قلندر

موضوع ——— تاریخ واحوال

مولف ——— طارق مجاہد جہلمی

تاریخ تالیف ——— 22 جمادی الثانی 1419ھ / 14 اکتوبر 1998ء

سال اشاعت ——— شعبان 1419ھ دسمبر 1998ء

سرورق ——— محمد اکرم بھٹی

قیمت ——— 60.00 روپے

بہ اہتمام ——— سلطانیہ پبلی کیشنز: مظہر عمر مارکیٹ عقب میونسپل آفس جہلم (پاکستان) فون: 0541-5187

ملنے کا پتہ

پاکستان :- واثق علی مجاہد، مجاہد ہاؤس گلی شیخ قائم دین بالمقابل جامع مسجد حنفیہ مشین محلہ نمبر 3 جہلم

☆ سلطانیہ پبلی کیشنز۔ مظہر عمر مارکیٹ عقب میونسپل آفس جہلم شہر

☆ چوہدری بک ڈپو مین بازار دینہ جہلم

UK.:- THE BOOK CENTRE, EXPRESS HOUSE
WHITE ABBEY ROAD BRAD FORD, BD8 8EY

☆ ISLAMIC CASSETTE CENTRE, 12 CARLISLE
ROAD BRAD FORD BD8 8AD

marfat.com

انتساب!

ممتاز سیاست دان، تحریک پاکستان کے نڈر کارکن
اپنے بزرگ ثنا خوانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

فضل کریم مجاہد کے نام!

marfat.com

نہ تخت و تاج میں، نے لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے!

(اقبالؒ)

قابلِ مقبولِ یزداں مظہرِ جودِ الٰہ
قبلۂ حاجاتِ عالم بارگاہ پیرا شاہ

marfat.com

پس آئینہ

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ نمبر
1-	پیشِ گفتار	9
2-	اسم گرامی	14
3-	نامِ پاک کی تحقیق	14
4-	غازی کی وجہ تسمیہ	18
5-	قلندر کی حقیقت	19
6-	نسبتِ خضری	19
7-	غازی قلندر کا بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں قرب و وصال	20
8-	باغنوالہ کو بالن والا	23
9-	غوث الاعظم کی جانب سے عطائے دمڑیاں	24
10-	والد کا نام	25
11-	اولاد	25
12-	ضروری بات	26
13-	نسب نامہ	26
14-	دو ذکر سید پیرا شاہ غازیؒ	27
15-	سلسلہ طریقت	29
16-	شجرہ شریف کی ترتیب	29
17-	آپ کے شیخ طریقت کا اسم گرامی	32
18-	خلفائے عظام	32
19-	ذکر الٰہی میں استغراق کی کیفیت	33

marfat.com

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ نمبر
-20	نشست گاہیں حضرت دمڑی والی سرکارؒ	34
-21	وفات سے قبل اندوہناک واقعہ	35
-22	وفات	37
-23	سجادہ نشین	41
-24	مزار شریف	43
-25	کشف القلوب	44
-26	کشفی کرامات	46
-27	ایک مرید کی دلی کیفیت کے مطابق عطا کرنا	48
-28	اپنے مرید کی اہلیہ کی اندرونی آواز سے آگاہ ہونا	49
-29	حضرت سید کھیواؒ امام سے ملاقات	49
-30	کراماتِ اولیاء	50
-31	کرامت کی حقیقت	51
-32	استمدادِ ولی یعنی دمڑی والی سرکارؒ کا اپنے مرید کی امداد فرمانا	52
-33	بعد وفات ولی کا تصرف جاری رہتا ہے	53
-34	طعام پیرا کا اور کھائیں مرزا صاحبان	54
-35	حضرت مونگا ولیؒ کی سفارش پر ایک مایوس خاندان کی امداد کرنا	56
-36	ایک وقت میں مختلف مقامات پر تشریف لیجانا	57
-37	چرچا ہے شاہوں میں تیری بے نیازی کا	58
-38	بحری جہاز کو غرق ہونے سے بچانا	59
-39	پتن گنالیاں کے ملاحوں پر مہربانی	59
-40	زمین میں تصرف	60

marfat.com

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ نمبر
-41	حرام کھانے سے اجتناب اور اُسکو پہچاننا	61
-42	رومئ کشمیر میاں محمد بخش	63
-43	اسم گرامی	63
-44	سلسلہ طریقت	63
-45	ولادت باسعادت	63
-46	تعلیم وتربیت	63
-47	شادی	63
-48	بیعت	63
-49	مجاہدات	64
-50	ہمعصر علماء کا اعتراف	64
-51	شجرہ طریقت	65
-52	تالیفات و تخلیقات	65
-53	انتقال پُر ملال	67
-54	عکس تذکرہ مقیمی	69
-55	حوالہ جات	73

marfat.com

طارق مجاهد کی دوسری کتب

تصوف و مذہب کی ہم آہنگی	تصوف	
سیدالاولیاء	تصوف	
فضل مجاہد جہلمی	سوانح و آثار	زیر طبع
مضامین میلاد	نقد و تاریخ	"
تحقیق مقتل و قاتل (شہاب الدین غوری)	نقد و تاریخ	زیر ترتیب
شخصیات جہلم	تاریخ	"
مقاماتِ میاں محمدؒ	احوال و آثار	"
سیدالاولیاء (جلد دوم)	کمالات و احوال و آثار	"

marfat.com

حضرت پیر اشاہ غازی قلندر کا فرمانِ عالیہ

حضرت میاں محمد بخش م ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۷ء کے والد بزرگوار جناب حضرت محمد شمس الدین قدس سرہٗ م ۱۲۶۴ھ / اپنے مشائخ کے حوالے سے حضرت پیر اشاہ غازی قلندر قدس سرہٗ آگاہ کرتے ہوئے سلسلہ قادریہ قلندریہ کے فقراء کو فرماتے ہیں:

غازی قلندر قدس سرہٗ کا فرمان ہے "ہمارے سلسلہ فقراء کے خاندان میں جو داخل ہو اُس پر لازم ہے کہ نماز پنجگانہ کا پابند رہے اور زنا نہ کرے۔ اور عمل بے ریا کرے۔ اس فرمان پر جو کاربند ہوگا۔ اس کی زبان سے جو نکلے گا۔ خدا اُس کو ویسا ہی کر دے گا۔

تذکرہ مقیمی ترجمہ:

"بوستان قلندری ص ۶۵ مترجم ملک محمد طفیل سکندر جہلمی"

پیشِ گفتار

برطانیہ میں محفلِ سیف الملوک کے بانی راجہ محمود خان نوشاہی آف ہیلی فیکس نے فرمائش کی کہ حضرت پیرا شاہ غازی قلندر قدس سرہ العزیز کے احوال و آثار پر کتاب ہونی چاہیئے۔ میں نے حامی بھر لی۔ چونکہ میرے پاس غازی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح حیات کے حوالے سے بنیادی ماخذ موجود ہیں۔ پھر تحقیق میں PRIMARY SOURCES کی اہمیت ہوتی ہے ۔لہذا میں نے اس مواد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے آپؒ کے حالاتِ زندگی پر یہ مختصر کتاب مرتب کردی۔ جو کہ قارئین کرام کے زیر نظر ہے۔ میں اپنی اس تحقیق کو حرف آخر نہیں سمجھتا۔ پھر تحقیق میں کوئی بات بھی حتمی نہیں ہوتی۔بیدلؒ نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر کس ایں جا از مقام و حال خود گوید خبر
از زبانم حرف او گر بشنوی باور مکن

میرے دوست واحباب شکریئے کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے میرے ساتھ اس کتاب کے ضمن میں بھرپور تعاون کیا۔ جن میں سر فہرست ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صاحب ، مدیر ، فکرو نظر اسلام آباد جنہوں نے ، تذکرہ مقیمی ، قلمی نسخہ کا عکس کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد سے مہیا کیا۔
میری بنیادی ماخذ تک رسائی ہوئی۔ ڈاکٹر عزیز احمد چوہدری اور برادرم امجد

marfat.com

محمود ایم۔اے نے کتاب فراہمی میں اہم کردار ادا کیا۔راجہ محمود خان ہیلی فیکس ،جناب سلیمان صاحب بریڈ فورڈ، میاں ذوالفقار احمد صاحب ریڈچ، مشہود الفاروق قریشی والتھم سٹو، چوہدری نثار احمد والتھم سٹو، چوہدری علی شان برمنگھم، چوہدری عجائب برمنگھم، چوہدری برکت علی برمنگھم، صوفی محمد ایوب برمنگھم ، مولانا غلام رسول برمنگھم، مولانا محمد بوستان، قادری برمنگھم، حافظ محمد ضیاء الحق، محمد شریف مغل برمنگھم، صوفی راجہ نذیر صاحب کونٹری، طارق محمود ڈار لندن، بشیر ڈار جہلمی لندن،حافظ عنائت علی ڈڈلے، قاضی مطلوب صاحب جرمنی، راجہ سجاد گلاسگو، قاری محمد خان بری، نظامی صاحب 'مدیر' فرینڈز ہفت روزہ، حاجی رحمت خان نیلسن اور میاں محمد الیاس آف برنلے ، ایسی شخصیات ہیں۔ جو تسلسل کیساتھ دیارِ غیر میں غازی قلندر قدس سرہ کی یاد میں عرس مناتے ہیں۔ مذکورہ بالا حضرات کا خلوصِ دل سے شکر گزار ہوں کہ ان احباب نے میرے ساتھ ہمیشہ نوازشات کا سلسلہ جاری رکھا۔ برادرم خالد محمود بخاری صاحب نے کتابت، پروف ریڈنگ اور طباعت کے ضمن میں جو معاونت کی میں ان کا ممنون واحسان مند ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت غازی قلندر قدس سرہ کی وفات حسرتِ آیات 15 شعبان 1156ھ کو ہوئی۔ انشاء اللہ العزیز آپ کا عرس مبارک اس سال چک ٹھاکرہ، علاقہ کھڑی ضلع میرپور میں 15 شعبان 1419ھ ہو گا۔

marfat.com

اس 263 ویں عرس مبارک کے حسین و جمیل موقع پر اہل علم کی ضیافتِ طبع کے لیے تذکرہ غازی قلندر قدس سرہ کا تحفہ پیش خدمت ہے۔

حال مقیم

8 DALBY AVE

WEST YORKSHIRE

BRAD FORD

BD3 7LW U.K

طارق مجاہد جہلمی

مجاہد ہاؤس، نیو مجاہد سٹریٹ متصل

محلہ بھٹیاں وارڈ نمبر 9 دینہ پوسٹ کوڈ

نمبر 49400 تحصیل و ضلع جہلم

(پاکستان)

marfat.com

درویشی ہمارے تمدن کی ایک دیرینہ روایت ہے، دربار اور خانقاہ یہ گویا ہمارے تمدنی نظام کے قطبین تھے۔ آپ چاہئیں تو خانقاہ کو امراء کے شاہی دربار کے بالمقابل عوامی دربار کہہ سکتے ہیں۔ عوام جن کی رسائی شاہی دربار تک نہ تھی، اپنی دنیوی مرادیں بھی پیر سے طلب کرتے تھے۔ ارشاد وارادت کا سلسلہ اور تو جو کچھ ہے، تاریخی و تمدنی اعتبار سے ہمارے تمدن کا ایک خصوصی جزو اور ہماری زندگی میں جاری وساری رہا ہے۔ اس دور میں بھی جب کہ دنیا روحانیت سے بے نیاز ہوتی جارہی ہے ہمارے درمیان یہ ابھی زندہ ہے اور لاکھوں دلوں کو گرم رکھتا ہے۔ رموز باطن ایک طرف، میں کہاں اور یہ کہاں، صرف ظاہری نظر سے دیکھیں تب بھی جو شخصیتیں دنیا سے کوچ کر جانے کے بعد بھی مدتوں ایک خلق کو پروانہ وار اپنی طرف کھینچتی رہیں۔ ان کے جذب وکشش میں کیا کلام ہو سکتا ہے اور وہ آج بھی جب کہ اس دنیا میں نہیں اپنے ارادت مندوں کو کچھ بخش دیتی ہیں۔ یعنی یہ جذب وکشش لاحاصل نہیں۔ تسکین قلب، تزکیہ نفس اور تربیت اخلاق کا ایک ذریعہ رہی ہے الاماشاءاللہ، سچ یہ ہے کہ اس عالم عجائب میں سب سے عجیب، سب سے عظیم چیز انسانی کردار ہے۔ جو زندگی میں اپنا زور واثر دکھاتا ہے اور بعد میں بھی زندگی پر انمٹ اثرات چھوڑ جاتا ہے۔ پھر اگر وہ دنیا کے لئے خیر وسعادت کا باعث بھی ہو تو اس کا مرتبہ کچھ اور ہوتا ہے(1)

انہی انمٹ اثرات کو چھوڑنے والی شخصیت جنہوں نے ملت کو خیر و سعادت سے نواز، خطہ جموں وکشمیر میں حضرت پیرا شاہ غازی قلندر ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو دنیوی پراگندگیوں سے نکال کر نبی کریم ﷺ کی صفت زکی سے

مزکی کر کے خود کو کدورت سے پاک کر لیا۔

ما لتصوف روحِ افعالِ رسول

محویت در سِرّ احوالِ رسول

اسمِ گرامی :- "پیرا شاہ" رحمۃ اللہ علیہ

نام پاک کی تحقیق :-اس نام کے سلسلے میں سب سے مستند راوی حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ عارفِ کھڑی ہیں۔ آپ نے تذکرہ "مقیمی" فارسی میں متعدد مقام پر یہی نام لکھا۔ چنانچہ "تذکرہ مقیمی" میں جہاں حضرت پیرا شاہ غازی قلندر قدس سرہ العزیز کا ذکر شروع ہوتا ہے وہاں حسبِ ذیل الفاظ ملتے ہیں۔

" شہبازِ اوجِ کبریائی، شہادت پناہ" حضرت غازی پیر پیرا شاہ صاحب" قادری قدس اللہ تعالیٰ سِرّہ العزیز" (2)

آپ کے ذکر خیر کی ابتداء حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ مشہور و معروف پنجابی شعر سے "تذکرہ مقیمی" میں اس طرح کرتے ہیں۔

پیر میرا اوہ دمڑی والا پیرا شاہ قلندر

ہر مشکل وچ مدد کر دا دوہاں جہاناں اندر (3)

علاوہ ازیں "تذکرہ مقیمی" میں ہے، اور "حضرت کھیوا امام مرید محمد امیر بالا پیر" کی ملاقات پر آپؒ کے استفسار پر دمڑی والی سرکار نے حسبِ ذیل ارشاد فرمایا۔

"جس کا کھیوا اُسی کا پیرا" (4)

علاوہ ازیں حضرت سیّد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم

marfat.com

حضرت پیر محمد سچیار قدس سرہ کی ملاقات کیلئے نوشہرہ ضلع گجرات پنجاب تشریف لے گئے۔ آپ نے استقبال کے بعد بہت احترام فرمایا۔ چنانچہ تذکرہ مقیمی ؒ میں ہے کہ حضرت پیر محمد سچیار قدس سرہ نے دل میں خیال کیا کہ یہ مست وار بھی اور لوگوں کی طرح کسی عقدہ کشائی کیلئے آیا ہے۔

آنحضرت پیر مابظاہر فرمودند در نہاراں خیال را در دل راہ مدہ کہ من شرم ہمنامی راابجا آوردہ برائے ملاقات تو آمدہ ام ' (5)

' حضرت غازی قلندر رحمۃ اللہ علیہ یعنی میرے پیر طریقت منور باطن اس خیال سے مطلع ہوئے اور فرمایا ایسا خیال مت کرو۔ فقیر کو تم سے کسی قسم کی حاجت نہیں۔ صرف ہمنامی کی وجہ سے ملاقات کو چلا آیا ' (6)

بعض نے اس 'ہمنامی' سے مراد لیکر آپ کا نام 'پیر محمد' لکھا ہے۔(7)

جبکہ آپؒ کے حالات و آثار کے مستند راوی کے مطابق آپؒ کا نام 'پیر اشاہؒ' ہے۔

راقم الحروف کے نزدیک آپؒ کا اسم گرامی پیر اشاہؒ درست ہے وہ اس لئے کہ حضرت پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ کا المشہور نام پیر سچیار ہی ہے۔ لفظِ پیر کا اشتراک بھی موجود ہے۔ علاوہ ازیں میر پور اور اس کے مضافات میں الف اور لے کا استعمال بہت ہوتا ہے۔ پیر کا پیرا اور پیرے استعمال ہونا عام ہے۔ پھر یہ تحریر حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی مستند حوالوں سے اپنی ہے اس امر سے آگاہ ہونے کے باوجود آپ نے 'پیر اشاہؒ ہی آپؒ کا نام لکھا۔

ہمنامی کا تعلق (FIRST NAME) یعنی نام کے اول حصہ کے ساتھ ہوتا ہے مثلاً محبوب حسین، محبوب علی، محبوب احمد نام کے تین شخص ہیں۔

marfat.com

ان کے نام کا اوّل حصہ محبوب ہے۔ اب اس لفظ محبوب کے اشتراک کی وجہ سے وہ تینوں ہمنام قرار پائیں گے۔ یہ ضروری نہیں کہ نام کے بعد کے حصے ملتے ہوں۔ اس طرح "پیر محمدؒ" اور "پیر شاہ" میں نام کا اوّل حصہ پیر ہے۔(FIRST NAME) کی وجہ سے دونوں بزرگ ہمنام ہونگے۔ آگے صرف الف اور لے کا اضافہ مقامی بولی کے اثرات کی وجہ سے واقع ہو کر نام کا حصہ بن گیا۔

چنانچہ حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی پہلی تصنیف سوہنی مہینوال میں رقمطراز ہیں۔

راہ دکھاوے بھلیاں بخشے گنج اسرار
ذاتی نور محمد پیرا شاہ سچیا (8)

علامہ غنیمت کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی نیرنگِ عشق کے منظوم پنجابی ترجمہ میں فرماتے ہیں۔

مکاں اس ملک اندر اک سُندر
کہاندے ہیں پیرا شاہ قلندر (9)

قصہ سخی خواص خان میں لکھتے ہیں۔

ر۔ رنگیا اوس جناب دا جیو مہتاب جہاں دا پیر میرا
سخی مردتے درد ہٹان والا دُولو پیر شاہ جسدا ایں چیرا
ندی دِتہہ دا گھاٹ ہے نام جہلم نالے شہر ضلع اوس پار ہے جی
اوتھوں ست کوہ طرف پہاڑ دی تے سخی پیر شاہ دادربار ہے جی (10)

اپنی پنجابی ادب کی شاہکار تصنیف مرزا صاحباں میں تحریر کیا ہے۔

marfat.com

اوہدے دیدے عید شہید غازی ہر ڈھونڈ داہو ہلال آیا

دمڑی والڑا' پیر شاہ 'تھن غازی کہہ داروز تے ماہ تے سال آیا (11)

تحفہ میراں میں لکھتے ہیں۔

راہبر اس دا شاہ شہاں دا پیرا شاہ قلندر

صد اتصرف اس دا جاری دو جہاناں اندر (12)

شیخ صنعان میں ہے۔

پیر میرا جس دنیا تجی چمکی تیغ پرم دی

نائب حضرت پیرا شاہی خاص غلام محمدی

چھ کوہ پربت جہلم گھاٹوں کھڑی ملک وچہ ڈیرا

پاک مقام اِک پیرا شاہی اوہ ہے مولا میرا (13)

چھٹی ہیر رانجھا میں ہے۔

محض اپنے فضل تے رحم کولوں پہلاں بخش دے محور جائیدے نوں

مہربان محمدا کریں تے غازی پیر شاہ مرد خلائیدے نوں (14)

کرسی نامہ پیرانِ حجروی قادری میں ہے۔

حضرت پیرا شاہ جی ڈمڑیوالا وچ پنجاب زمین اُجالا

میں ہاں کتا اُس در والا خدمت گار بھاری دا (15)

سیف الملوک میں ہے۔

بادشہاں دا پیر کہاوے پیرا شاہ کرجاتا

پیرا شاہ قلندر غازی نت سوالکھ داتا (16)

marfat.com

حضرت پیر اشاہ غازی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ معظم حضرت حاجی بگاہ شیر رحمۃ اللہ علیہ اکثر وجد کی حالت میں ذیل کا شعر پڑھا کرتے تھے۔

اُوپر نفس و شیطان غالب ہو کہ

جب پیر شاہ جیو کا طالب ہوا (17)

ہدایت المسلمین میں ہے۔

عزت صحت سایہ رحمت دائم بخش الٰہی

دو ہیں جہانے رکھیں اندر خدمتِ پیر اشاہی (18)

محولہ بالا حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت اور روایت کے مطابق یہ امر واضح ہو گیا کہ آپؒ کا اسم گرامی ' پیر اشاہ رحمۃ اللہ علیہ' ہے۔

غازی کی وجہ تسمیہ !

بوستانِ قلندری میں مرقوم ہے۔

' شوق شہادت میں عرصہ ء دراز تک لشکر اسلام میں شامل ہو کر کفار کے مقابلہ میں حرب کرتے رہے۔بائیں بازو اور ران مبارک پر نشانِ زخم نمایاں تھے۔اس وجہ سے آپؒ کو غازی کہا گیا ہے' (19)

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

جنگ شاہانِ جہاں غارت گری است

جنگِ مومن سنتِ پیغمبری است

دنیوی بادشاہوں کی جنگ تو سراسر تباہی و بربادی ہے لیکن مومن کی جنگ دجہاد

marfat.com

سنتِ پیغمبری ہے۔(20)

قلندر کی حقیقت :- صوفیہ کرام میں قلندر ایک بہت بڑا منصب ہے۔ جو کہ آپؒ کو حاصل تھا۔ چنانچہ اصطلاحاتِ صوفیہ میں ہے۔

" قلندر وہ فقیر ہے جو بحرِ تجرید و تفرید میں اکمل ہو۔ دونوں عالم سے بے نیاز بن کر اور جملہ کائنات سے منقطع ہو کر محو ذات حق سبحانہ ہو جائے اور دریائے ناپیدا کنار عشق میں مستغرق اور عبادات و مجاہدات میں ہمیشہ مصروف اور قدم بر قدم حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے ہوتا ہے" (21)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مہر و مہ و انجم کا محاسب ہے قلندر
ایام کا مرکب نہیں راکب ہے قلندر (22)

نسبتِ خضری :- تذکرہ مقیمی میں مرقوم ہے۔

ایک روز آپؒ دریا کے کنارے پر بیٹھ کر تلاوتِ قرآن شریف کر رہے تھے۔ ناگاہ جست لگائی اور نعرہ لگا کر معہ قرآن شریف دریا میں غائب ہو گئے۔ متعلقین اور مریدان باصفا نے دریا میں غوطہ زنی کر کے بہت تلاش کیا۔ نہایت اضطراب سے ہر طرح جستجو کی۔ لیکن وہ درِ مقصود ہاتھ نہ آیا۔ ناچار ہزار حسرت و یاس واپس آئے۔ لیکن اس واقعہ کو اسرارِ باطنی سمجھ کر صبر کیا۔ محبانِ آنجناب کو جس مقام پر اس آفتابِ ولایت نے غروب کیا تھا۔ دلچسپی تھی تقریباً روزمرہ وہاں آمد و رفت رکھتے رہے۔

" گویند کہ مدت دوازدہ سال بمعہ قرآن مجید در آں آب ماند و بعد ازاں

marfat.com

بمعہ قرآن مجید بیروں آمدند آں مصحف شریف کشادہ باز کردہ بود حرفے و حرکتے از کم نہ شد و بر جسم مبارک و جامہ ' مبارک نقصانے پدید نیامدہ و گویند کہ آں دوازدہ ۱۲ اسال در صحبت حضرت خضر علیہ اسلام والیاس علیہ اسلام بودند (23)

یعنی بارہ سال کے بعد ایک روز اسی وقت وہی مقام جس جگہ سے آپ غائب ہوئے تھے۔ اسی وضع سے وہی قرآن شریف ہاتھ میں لئے دریا سے بر آمد ہوئے جسم مبارک معہ قرآن شریف بالکل خشک تھا۔ کسی چیز کا ذرہ اثر نہ تھا۔ حاضرین نے آپؒ کو شناخت کیا اور قدم بوسی کی سب حیران تھے کہ الٰہی یہ خواب ہے عالم بیداری۔ آپؒ نے فرمایا ہم بارہ سال خضر علیہ اسلام اور الیاس علیہ اسلام کی صحبت میں رہے ' (24)

اسی لئے یہ قول بھی تذکرہ متقی میں موجود ہے۔

' وآنچہ بعض از فقراء میگویند کہ ایشاں مرید خواجہ خضر علیہ اسلام اند '

یعنی فقراء میں بعض کہتے ہیں۔ کہ آپ خضر علیہ اسلام کے مرید ہیں ' (25)

' غازی قلندرؒ کا بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں قرب وصال '

علامہ جلال الدین رومی (م 672ھ) مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطا (26)

marfat.com

اولیاءاللہ کی نظروں کے سامنے لوح محفوظ ہے۔ وہ لوحِ محفوظ جو ہر غلطی سے محفوظ ہے۔

دیگر۔ موضع سموال علاقہ کھڑی ابتداء میں بڑا بارونق قصبہ تھا۔ جس کے آثار قدیمہ کے علاوہ ایک مسجد شاہی اب تک موجود ہے۔ راجہ سر خرو خان قوم چِب راجپوت اس نواح کا حکمران تھا۔ نہایت نیک دل فرمانروا تھا۔ حافظ برخوردار صاحب باغانوالہ کا معتقد اور مرید تھا۔ ایک روز راجہ سر خرو خان نے اپنے پیر حافظ صاحب سے عرض کیا کہ مجھ کو حج بیت اللہ کا شوق دامنگیر ہے۔ اگر اجازت ہو امسال فریضہ حج ادا کروں۔ فرمایا تیری عدم موجودگی میں رعایا کا نگران حال کوئی نہیں۔ تیری مرضی ہو تو اسی جگہ سے تم کو زیارت بیت اللہ کرادی جائے۔ عرض کیا حضرت لوازمات سفر سیر جہاز اور نظارہ ہائے دلکش بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔ بروز حج فرمایا۔ راجہ ہمارے روبرو آکر جس پتھر پر ہم نے وضو کیا ہے اس کو اٹھا کر دیکھ جب راجہ نے دیکھا تو خود کو دوش بدوش حاجیاں حرم بیت اللہ میں شامل پا کر ارکان حج بجا لایا اور جہاز میں بیٹھ کر سمندر کے تلاطم کا نظارہ کر رہا ہے۔ فرمایا سب دیکھ لیا۔ اب پتھر ہاتھ سے رکھ دو اس نے پتھر کو زمین پر رکھ دیا تو اسی وقت اپنے اصلی مقام پر حضرت پیر کی خدمت میں خود کو حاضر پا کر محوِ حیرت ہو گیا۔ قدم بوسی کی شکرانہ بجا لایا۔ پیر صاحب کی کرامت پر یقین واثق ہو گیا۔ راجہ کا کوئی فرزند نرینہ نہ تھا۔ اس کی یہ دلی آرزو تھی کہ کوئی وارث میرا پیدا ہو اپنے مرشد صاحب سے بھی اس کی یہی آرزو رہتی۔ بلکہ اور باخدا لوگوں سے بھی ہر جگہ طالب دعا ہوتا۔ ہزاروں نذر و نیاز مانتا لیکن تقدیر ایزدی سے اس کی وہ مراد

marfat.com

پوری نہ آئی۔ ایک روز حضرت غازی قلندر کے حضور میں حاضر ہو کر اپنی عرضداشت کی اور نہایت عجز سے طالب دعا ہوا۔ فرمایا کیا تیرا مرشد تیری امداد سے قاصر ہے۔ اگر فی الواقع ایسا ہی ہے تو اس کی مریدی ترک کر کے ہمارے خادموں میں داخل ہو جا اور دیکھ کہ تیرے دل کی مراد ملتی ہے یا نہیں یہ فرما کر راجہ کا ہاتھ پکڑا اور کنارہ آب پر لا کر فرمایا اس میں بغور دیکھ۔ راجہ نے جب نظر کی دیکھا کہ بہت خورد سال طفلاں وہاں اچھلتے کودتے بازی کناں دکھائی دیئے۔ فرمایا راجہ ان بچوں سے جس کو تو پسند کرے وہی تیرا فرزند ہو۔ راجہ دیکھ کر حیران اور خاموش ہو گیا اور دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید تقدیر الٰہی سے یہ میری اولاد میں پیدا ہوں گے۔ اگر ایسا ہے تو مجھ کو ناامید نہ ہونا چاہیئے۔ بعد تامل عرض کیا یا حضرت اگر تقدیر ایزدی نے کوئی لڑکا میرے واسطے لکھا ہے تو مجھ کو دلایا جاوے گا۔ اگر کوئی نہیں تو آپؒ سے بھی لینا مشکل ہے۔ اور پیر و مرشد سے روگردانی موجب خسر الدنیا و آخرت ہے۔ یہ جواب راجہ کا سن کر حضرت غازی قلندر کو جوش اور جلال آگیا فرمایا اگر تیرے مقسوم میں لکھا بھی ہے تو فقیر اس کو محو کرا سکتا ہے اور نہ لکھا ہو تو لکھوا سکتا ہے جو تحریر کنندہ اس وقت تھا۔ اب بھی وہی ہے۔ اس کلام میں نہایت دقیق رمز ہے کہ اس کی خوشبو سے دماغ اہل معنی معطر ہیں اور اہل ظاہر کو اس سے انکار

از لب منصور انا الحق حق بداں — من خدائم گفت عطار آں زماں
بشنوید از بایزید ایں خوش سخن — کہ منم سبحان واعظم شانِ من
قم باذنی گفت شاہ شمسِ دین — شیخ سرمد نیز رفتہ ہمبرین

marfat.com

پیر مار لبو دہمالے ہچو شان　　　　ایں ہمہ گفت از ایشاں حق بداں

اور فرمایا یالن والے جا سیں جل بل بالن ہو سیں

باغانوالہ کو بالن والا

حافظ بر خوردار راجہ سر خرو خان کے پیر صاحب کا مسکن باغانوالہ ضلع گجرات میں ہے حضرت قلندر صاحب نے غضب سے اس کو بالن والا فرمایا اور دو سنگریزہ زمین سے اٹھا کر ایک دائیں طرف دوسرا بائیں طرف پھینکا اور فرمایا ایک عرصہ تک سموال کی بیخ اڑادی گئی ہے۔ یہ فرمانا تھا کہ سموال کی آبادی کو آگ لگ گئی۔ شعلہ ہائے آتشیں ہر طرف سے بلند ہو گئے۔ کچھ عرصہ میں تمام آبادی جل کر راکھ ہو گئی۔ چنانچہ راجہ کے جسم میں بھی ایک سوزش اور تپش پیدا ہو گئی۔ ہر وقت بے چین بے قرار تھا۔ اپنے پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ماجرا بیان کیا۔ حافظ صاحب نے حضرت شاہ دولہ صاحب سے استمداد اور حمایت طلب کی۔ شاہ دولہ صاحب نے اور حافظ صاب نے عالم ارواح میں حضرت سرور کائنات ﷺ کے حضور میں حاضر ہو کر بھی راجہ کی سفارش کی۔ لیکن حضرت غازی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا قرب وصال منتہائے مقام پر تھا۔ بر خلاف ان کے کچھ شنوائی نہ ہو سکی۔ ارشاد ہوا کہ راجہ نہایت انکساری سے غازی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں حاضر ہو کر طلب گار معافی ہو۔ آخر ایسا ہی ہوا۔ حضرت نے اس کی عاجزانہ التجاء پر معافی دے کہ فرمایا۔ جاؤ تیری سوزش بدن اور تیرے شہر کو امان عشاء جب تک راجہ سر خرو رہے گا۔ سموال میں امن ہو گا۔ فرمایا سموال

marfat.com

سر خرو نال! بعد اس کے اینٹ سے اینٹ جدا ہو گی۔ تمہاری قبر بھی سوال میں نہ ہو گی۔ چنانچہ جب راجہ سر خرو خان نے انتقال کیا تو ان کی قبر اور ان کی اہلیہ کی متب قبر موضع اورنگ آباد متصل مسجد بطرف جنوب مشرقی ہوئی۔ (27)

علامہ اقبالؒ صفاتِ مومن بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ہو حلقہ ءیاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو فولاد ہے مومن
قہاری و غفاری و قدّوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلماں (28)

غوث الاعظم کی جانب سے عطائے دمڑیاں

آپ کو دمڑی والی سرکار کہا جاتا ہے۔ چنانچہ تذکرہ مقیمی میں اس کی وضاحت اس طرح ہے۔

گویند بحضور حضرت محبوب سبحانی شیر یزدانی حاضر بودند از اں جناب خطاب آور کہ یا فقیر از ما صد ہزار ٹکہ وظیفہ ہر روز تازہ تا قیام قیامت بستان کہ خلق دنیا نذر و نیاز تو خواہند نمود در جواب عرض کردند کہ یا غریب نواز من چندیں مال دنیا ایں فقیر راچہ کار آید بلکہ خلفاء مر لبد نیار بائد و ہر یک بدیں عیاش شدہ نام حق کم گرائد کمتر کنید باز فرمان شد کہ سوا لکھ دمڑی از سوا لکھ روپیہ کہ ہر روز نذر حامی شود۔(29)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی از راہ کشف

marfat.com

حاضری ہوئی۔ اور وہاں سے ارشاد ہوا کہ فقیر ایک لاکھ ٹکہ رائج الوقت عقیدت مند مخلص اطراف شہر اور دیہات سے آپؒ کے واسطے نذر و نیاز مان کر تا قیامت اس کے ذریعہ خداوند تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کیا کریں گے۔ آپؒ نے عرض کی یا غریب نواز مال دنیا سے میرے خلفاء عیش پرست ہو کر اصلی مقصد سے ہٹ جائیں گے اور اس سے کم کیا جائے۔ دوبارہ فرمان ہوا کہ سوالاکھ دمڑی یعنی ہر روز خُدا کے نام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص نیاز و نذر دیکر اس کا ثواب تا قیامِ قیامت آپؒ کے روح مبارک کو ملا کرے گا۔ (30)

والد کا نام

آپؒ کے والد کا نامِ نامی اسم گرامی " دین گرؒ" ہے۔ مشہورِ زمانہ نوشاہی قادری درویش، عربی، فارسی، اور پنجابی کے شاعر و ادیب حضرت پیر سید ابو الکمال برق نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں اپنی تحقیق پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

کھڑی دیس اندر ضلع میرپور دے پیر شاہ غازی دمڑی ولڑا اے
بابے دین گرد النتِ جگر سوہنا جامِ معرفت نال متوا لڑا اے
اوہ شعاع حق بڑل تھیں نکل کے تے چک ٹھاکرے بن کے نور چمکی
دیس کھڑی دا نور و نور ہویا ایسی بن کے تجلیء طور چمکی (31)

اولاد

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرہ مقیمی میں باقاعدہ آپؒ

marfat.com

کی اولاد کی نشاندھی کی ہے۔ چنانچہ ذکر فرزندانِ ارجمند آن حضرت دمڑیوالہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تحت لکھتے ہیں "ازبزرگانِ شنیدم کہ آں حضرت رادو فرزندان بودند یکے ازایشاں بخدمت آں حضرت آمد فرمودند کہ بردور میرپور گلی ہا د مسجد سراجاں" (32)

آپ کے دو فرزند تھے۔ جوکہ میرپور گلی مسجد سراجاں میں مقیم تھے۔

ضروری بات

ملک محمد ٹھیکیدار قدس سرہ نے بلاشبہ تذکرہ مقیمی کے نام سے جو ترجمہ بوستانِ قلندری کے نام پر کیا ہے۔ بہت عمدہ ہے۔ مگر اس میں حضرت غازی قلندر قدس سرہ کے فرزندان ارجمندان سے متعلق جو تذکرِہ مقیمی میں ہے۔ اس صفحے کا ترجمہ بوستان قلندری میں نہیں دیا۔

نسب نامہ

ابھی تک کوئی مکمل تحقیق معرض وجود میں نہیں آئی۔ جس سے یہ تعین کیا جا سکے کہ حضرت دمڑی والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق فلاں خاندان سے ہے۔ ہمیں صرف نامکمل سی مندرجہ ذیل احباب کی تحقیق ملی ہے۔ جو پیش خدمت ہے۔

1۔ ملک محمد ٹھیکیدار جہلمی رحمۃ اللہ علیہ نے بوستان قلندریؒ جہاں حضرت غازی قلندر دمڑی والی سرکار قدس سرہ کے تذکرہ کی ابتداء کی ہے۔ وہاں حسبِ ذیل عنوان باندھا ہے۔

marfat.com

''در ذکر حضرت سید پیر پیرا شاہ غازی دمڑی والا''

جبکہ "تذکرہ مقیمی" فارسی میں ایسا کوئی عنوان نہیں ہے۔ جس سے اس بات کو درست تسلیم کیا جائے۔ ممکن ہے ملک صاحب کے پیشِ نظر شجرہ شریف قادری قلندری" کا مندرجہ ذیل شعر ہو۔

پیر اندر پیر اُجالا حضرت پیرا شاہ جی دمڑی والا

باغ علی دا خوش لالہ دُور کرے ڈر غفلت والا (33)

علاوہ ازیں مقاماتِ محمود مؤلفہ نواب معشوق یار جنگ نے حضرت قاضی سلطان محمود آوانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بتایا کہ حضرت غازی قلندر رحمۃ اللہ علیہ حضرت قاضی صاحب موصوف کے آباؤاجداد سے تھے۔ آپ کا نام عبداللہ اور والد کا نام حافظ حافظ اللہ ہے۔(34)

مگر سبط الحسن ضیغم صاحب نے مقدمہ سیف الملوک میں مقاماتِ محمود کے مؤلف کی اس تحقیق کی تردید کر کے بتایا کہ حضرت غازی کا تعلق موہیال قبیلہ سے ہے۔ اس قوم کے افراد اپنے آپ کو علوی النسب یعنی حضرت علیؓ کی اولاد سمجھتے ہیں۔(35)

لیکن ہمارے نزدیک یہ شجرہ نسب کی بحث غیر مطمئن ہے۔ کیونکہ پھر حضرت غازی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کو یہ مقامِ ارفع نسب کی وجہ سے نہیں ملا۔ بلکہ وہ اپنے تقویٰ کی بنیاد پر مقامِ ولایت پر فائز ہوئے۔ کیونکہ اسلام میں فضیلت کا معیار تقویٰ ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ نے متعین کر کے تمام

marfat.com

کفو و نسب کی فضیلت کو منسوخ کر کے فضیلت کا معیار تقویٰ قرار دیا۔ یہی قرآنی فیصلہ ہے۔

نجات کا دارومدار ایمان پر ہے۔ اور ایمان کا تحفظ و بلندی درجات اعمالِ صالحہ پر ہے۔ اور اعمال کی مقبولیت کا انحصار عقیدہ صحیحہ پر ہے۔
آدم و حوّا کی اولاد تمام عالم انسانی ہے اور آدم و حوّا کا نسب عدم سے شروع ہوتا ہے۔

ایں آدم و حوّا شرف نسبت بمعیت
بیدل نتواں پیش عدم نام نسب بُرد (36)

علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

ما مسلمانیم و اولادِ خلیل
از ابیکم گیر خواہی دلیل

ہم سب مسلمان ہیں اور حضرت ابراھیم علیہ اسلام کی اولاد ہیں۔ اگر دلیل درکار ہو تو فرمانِ خداوندی ملۃ ابیکم پر غور کر یعنی قرآن مجید میں حضرت ابراھیم علیہ اسلام کو مسلمانوں کا باپ قرار دیا گیا ہے۔

بر نسب نازاں شدن نادانی است
حکم لو اندر تن و تن فانی است (37)

نسب پر فخر کرنا نادانی ہے کیونکہ اس کا حکم صرف جسم پر چلتا ہے اور جسم فانی ہے لہذا فانی پر فخر کیسا معنی یہ نکلے کہ صالحیت ہی دائمی شے ہے۔ سورہ کہف میں یتیم بچوں کے ایک بزرگ کا صالحیت کی وجہ سے ذکر کیا گیا۔ یعنی کہا ً کان ابوھما صالحاً یعنی اس کا باپ صالح تھا۔ یہاں صالح کی جگہ کسی قوم (CAST) وغیرہ کا نام نہیں لیا گیا۔ بلکہ اس کی صالحیت کو اہمیت دی گئی۔

marfat.com

سلسلہ ء طریقت

آپؒ کا تعلق طریقت کے اعتبار سے قادری سلسلہ سے ہے۔ چنانچہ تذکرہ مقیمی میں اس کی وضاحت اس طرح ہے۔

"شہباز لوحِ کبریائی شہادت پناہ حضرت غازی پیرا شاہ قادری قدس سرہ العزیز ایشاں مرید حضرت پیر دستگیر درماندگان وافتادگان سید شاہ محمد امیر بالا پیر والیشان مرید فرزند سجادہ نشین جناب حضرت سید محمد مقیم محکم دین زمانی حکیم تارک دنیا واصل الدین صاحب حجرہ منور والیشاں مرید حضرت جناب سید السادات سخی سید جمال اللہ حیات المیر زندہ پیر صاحب وایشاں مرید رشید حضرت جناب قطب الاقطاب مالک رقاب آفتاب برجِ محبوبی دُرّ درج مطلوبی، سید السادات ذات غوثِ صمدانی میراں محی الدین جیلانی اند۔

آگے تذکرہ مقیمی میں اس طرح ہے۔

پیر مابدو واسطہ بجناب غوث محی الدین میر سند والیشاں بلاشبہ از خاندان قادری اند واز گروہ مقیم شاہی۔(38)

شجرہ طریقت کی ترتیب

آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابو الفضل عبد الواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابو الفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابو الحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ ابی سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید جمال اللہ حیات المیر زندہ پیر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمد مقیم سید الدین قدس سرہ

حضرت سید محمد امیر بالا پیر قدس سرہ

جناب پیرا شاہ المعروف غازی قلندر دمڑی والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

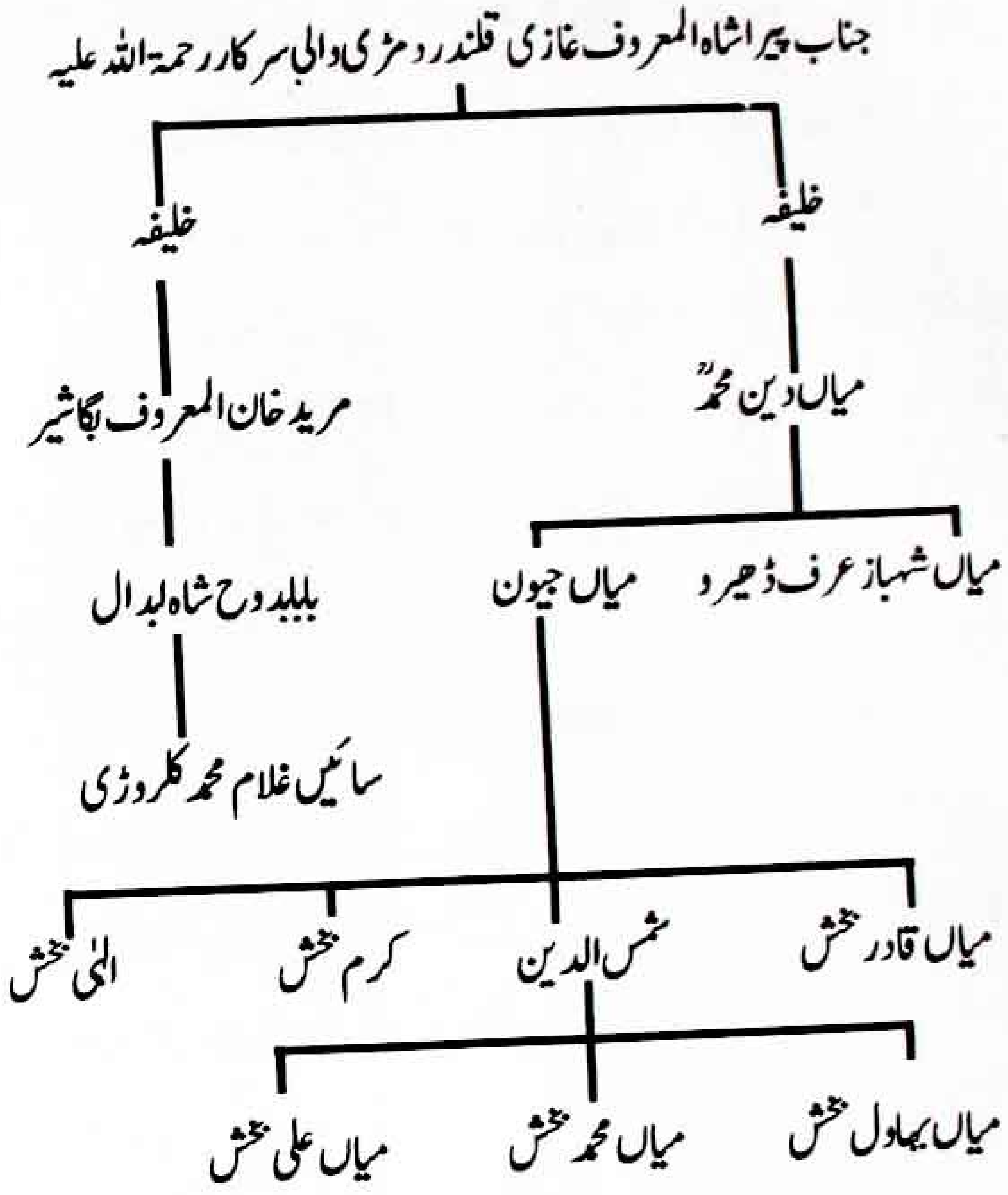
جناب پیرا شاہ المعروف غازی قلندر دمڑی والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ
خلیفہ
خلیفہ
میاں دین محمدؒ
مرید خان المعروف بگا شیر
میاں شہباز عرف ڈھیرو
میاں جیون
بلبلدوح شاہ لبدال
سائیں غلام محمد کلروڑی
میاں قادر بخش
شمس الدین
کرم بخش
الٰہی بخش
میاں بہاول بخش
میاں محمد بخش
میاں علی بخش

marfat.com

آپ کے شیخ طریقت کا اسم گرامی

حضرت دمڑی والی سرکار قدس سرہ کے پیر و مرشد کا نام حضرت سید شاہ محمد امیر بالا پیر قادری رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ کا مزار حجرہ منورہ ' حجرہ شاہ مقیم ' دیپالپور پنجاب میں ہے۔ 'حضرت سید عبدالطیف شاہ 'المعروف 'امام بری سرکار ' جن کی وفات (1117ھ/1705ء) میں ہوئی۔ ایسی عظیم روحانی شخصیت آپ کی مُرید ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اسلام آباد میں مرجع خلائق ہے۔ (39)

خلفائے عظام

1۔ حضرت خواجہ دین محمد صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

یہاں یہ بات ضرور بتا دینا چاہتا ہوں کہ ملک صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے غازی قلندر کے خلفاء میں سے 2 سے لیکر نمبر 6 تک یعنی چار خلفاء کا ترجمہ بوستان قلندری میں نہیں دیا۔

2۔ حضرت میاں جہلا صاحب قادری قلندری رحمۃ اللہ علیہ

3۔ حضرت میاں بہلا خواندہ اند قادری قلندری رحمۃ اللہ علیہ

4۔ حضرت میاں گھوڑا صاحب قادری قلندری رحمۃ اللہ علیہ

5۔ حضرت میاں پیرا صاحب قادری قلندری رحمۃ اللہ علیہ

6۔ حضرت حاجی شاہ صاحب قادری قلندری رحمۃ اللہ علیہ

7۔ حضرت مستان شاہ صاحب قادری قلندری رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

8۔ حضرت مرید خان قادری قلندری المعروف میاں حاجی بگا شیر رحمۃ اللہ علیہ (40)

ذکرِ الٰہی میں استغراق کی کیفیت

آپؒ ہمیشہ ذکر و فکر میں مستغرق رہتے۔ چنانچہ آپ کے تذکرہ میں آتا ہے کہ آپ اکثر سر و پا برہنہ رہا کرتے۔ پاپوش جب سے اُتار اُس کے بعد نہیں پہنا۔ اگر کسی نے لاکر آگے رکھ دیا تو پہن لیا کرتے تھے۔ ورنہ حالتِ استغراق برہنہ ہی چل دیتے ” گویند کہ مارے منش خود در زیر پاشنہ مبارک زد سر ش در شگاف پاء کہ بنہد ش بیائے “ (41)

ایک مرتبہ سانپ نے پاؤں مبارک سے لپٹ کر کاٹا۔ آپ بے خبر تھے۔ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ اس کا سر انگشتان پا یعنی پاؤں کی انگلیوں میں آکر پارہ پارہ ہو گیا۔ (42)

علامہ اقبالؒ جاوید نامہ میں فرماتے ہیں۔

جز بقرآن ضیغمی روباہی است | فقر قرآن اصل شاہنشاہی است
فقر قرآن ؟ اختلاطِ ذکر و فکر | فکر را کامل ندیدم جزبہ ذکر

ذکر کہتے ہیں اپنے نصب العین سے ایسی شدید محبت کرنے کو کہ وہ ہر وقت نگاہوں کے سامنے رہے چنانچہ قرآنِ حکیم نے فرمایا ہے کہ ذاکر ہر وقت اور ہر حال میں کھڑے بیٹھے اور لیٹے اللہ کو یاد کرتا ہے اور اس بات کی وضاحت چنداں ضروری نہیں۔ کہ آدمی اس کو یاد کرتا ہے جس سے اُسے محبت ہو۔ پس ذکر کا

marfat.com

حقیقی مفہوم محبت ہے۔ ذاکر دراصل اللہ کو محبوب بناتا ہے۔

فکر کہتے ہیں۔ کائنات کی بناوٹ پر غور کرنا۔ جب ایک شخص کائنات کی ساخت میں غور و فکر کرتا ہے۔ تو اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ ضرور کوئی علیم و حکیم ہستی موجود ہے۔ جس نے اسکو بنایا ہے اور عشق (ذکر) اسے اس ہستی کو نصب العین بنانے پر آمادہ کرتا ہے۔ صوفی اپنی فکر سے کام لیکر اللہ کی ہستی کا یقین پیدا کرتا ہے۔ تو اس کا ذکر کرتا ہے یعنی اس سے محبت کرتا ہے اور اسی کو ساری کائنات میں اپنا مقصود قرار دیتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی طرف توجہ نہیں کرتا۔ جب وہ پورے طور سے اسے اپنا مقصود حیات بنالیتا ہے تو اس میں شانِ فقر پیدا ہو جاتی ہے۔ جب اس میں شانِ فقر پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ غیر معمولی طاقت کا مالک بن جاتا ہے۔

فقرِ مومن چیست؟ تسخیر جہات　　　بندہ از تاثیر او مولا صفات (43)

نشست گاہیں حضرت دمڑی والی سرکار

تذکرہ مقیمی میں چار مقامات پر آپ کی نشست گاہوں کی نشاندھی کی گئی ہے۔ جس کی تفصیلات حسبِ ذیل ہے۔

1۔ ملوٹ :۔ یہ موضع میرپور سے شمال کی طرف چار میل دامن پہاڑ سے متصل ہے "نشست گاہ بزرگواران حضرت در ملوٹ است"

2- دوسری نشست گاہ دربار شریف دمڑی والی سرکار قدس سرہ سے شمال کی طرف بقدر ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر پہاڑ کی چوٹی پر مشہور ہے۔

marfat.com

"و نیز از مکان شریف بطرف شمال بقدر یک کردہ بر سر کوہ میدانے است"

3۔ تیسری نشست گاہ احاطہ ء خاص دربار کھڑی شریف میں زیر درخت شیشم تھی۔ درخت جب خشک ہو گیا۔ تو میاں بہاول بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کٹوا کر مسجد کی تعمیر میں لگالیا۔

"نشست گاہ آنحضرت از مزار بانوار آں نامدار بطرف مشرق در نواحی مکان شریف زیر درخت شیشم بود"

4۔ چہارم نشست گاہ حدود رہتاس میں موضع ملدے کے قریب مشہور ہے۔

"گویند کہ در تعلقہ رہتاس ملدے نام است" (44)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کیمیا پیدا کن از مُشت گلے ‌ ‌ ‌ بوسہ زن بر آستانِ کاملے (45)

وفات سے قبل اندوہناک واقعہ

تذکرہ مقیمی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال سے قبل کا واقعہ مرقوم ہے جو آپ کی وفات کا سبب بنا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"گویند کہ آں حضرت بوقت غلبۂ حال قیل و قال و نعرہ غرش مثل زمی نمودندے و سخن ھائے فرمودندے"

"یعنی غازی قلندر کسی وقت جوش قلب اور وجد کی حالت میں بڑے زور زور سے نعرہ مارتے اللہ کا نام لیکر تکبیر کہتے۔ شیر کی مانند آواز غرش ہوتی۔

چوں دراں وقت ہواحی روہتاس بصحرائے کہ نزدیک موضع ملدے بوڑہ جنگل بود،

marfat.com

ایک مرتبہ علاقہ رہتاس میں موضع بوڑہ جنگل اور ملدے کے قریب رات کے وقت گشت کرتے ہوئے زور سے بآوازبلند پکارا ہر نیدور فتن ندید بز دید " (46) کہ مار دمار دمت جانے دو۔ چوروں کا قافلہ جو کسی طرف سے آرہا تھا۔ آپ کی آواز سن کر ایک طرف سے حملہ آور ہوا۔ اور آنحضرت کے تن اطہر کو مجروح کیا۔ صبح لوگوں نے جب دیکھا تو نہایت تاسف سے اُٹھا کر آبادی میں لے آئے۔ علاج معالجہ کیا بدن کے زخموں کو ٹانکے لگاتے لیکن بدستور جوش قلبی سے نعرہ اللہ اکبر پکارتے تو زخموں کے ٹانکے ٹوٹ جاتے۔ الغرض کوئی علاج کارگر نہ ہوسکا روزبروز حالت نازک ہوتی گئی۔ شوقِ لقائے محبوبِ ازلی نے غلبہ کیا۔ علاج معالجہ کرنے والوں کو روک دیا۔ مریدان ومحبان کا مجمع کثیر اطراف سے یہ خبر سن کر حاضر خدمت ہوگیا۔ بالاتفاق سب نے آنحضرت کے خلیفہ ارشد بابا دین محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس امر کی درخواست کی۔ حضرت کا مزار مقدس چک ٹھاکرہ علاقہ کھڑی بنایا جائے۔ بابا دین محمد آپ کے نہایت عزیز مقرب خلیفہ تھے۔ آپؒ ان کو اپنا فرزند فرمایا کرتے تھے۔ بابا دین محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی درخواست پر فرمایا۔ بوڑہ جنگل فقیر کو پسند ہے لیکن تمہاری خوشی کو اپنی رضا پر مقدم کرتے ہیں۔

"ولیکن اگر در موضع بوڑہ جنگل مکان ماکنی و دریں جا باشی تو اولادِ تو کہ صاحب سجادہ بر آستان ما باشد پلاء با قلیہ خواہند خورد زردی باولہ خواہند پوشیدہ حجرہ باز خواہند پرایند دعمائے نشین خواہند بودباد شاہانِ دہلی وکابل سلام ایشاں کردہ خواہند رفت"

اگر بوڑہ جنگل میں میرا مزار ہوگا تو شاہان دہلی وکابل تمہارے سلام کو

marfat.com

حاضر ہونگے لور پلاؤ کلیہ کھاؤ گے زری بالا ہنداؤ گے۔ جرعہ باز اُڑاؤ گے۔

ُواگر در چک ٹھاکرہ خواہی بُرد دال ونان خواہی خورد گاہے مہمان راسیر گردانی وگا ہے گرسنہ د آن ہر دو کنار کنار منافقاں بسیار است وماوراں جاگا بگاباشم وہر دو کنار مُراداز کنار دریاو کنار کوہیاہر دو کنار دریاباشد **(47)**

اگر چک ٹھاکرہ رکھو گے۔ دال روٹی کھاؤ گے۔ کدی مہمان رجاؤ گے یعنی اُنہیں پیٹ بھر کر کھانا کھلا سکو گے اور کبھی نہ رجاؤ گے۔ یہ دوہرادھندہ منافقین کا ہے۔ یہ فقیر کبھی یہاں (چک ٹھاکرہ) اور کبھی نہ رہے گا۔ (یعنی کبھی بوڑے جنگل میں ہوگا) دو کنار یعنی دو کناروں سے مراد کبھی دریا کے ایک کنارے کبھی پہاڑ اور کبھی دونوں دریا کے کناروں پر ہوگا۔ بلادین محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تارک الدنیا، زاہدہ عابد تھے۔ اسبابِ دنیوی کی آپ کی نگاہ میں کچھ قدر نہ تھی مزار کے واسطے یہی مقام پسند کیا۔ جس جگہ آپ کا روضہ منورہ ہے **(48)**

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

بندہ آزاد راشانے دگر ۔۔۔۔ مرگ اورامی دہد جانے دگر **(49)**

مرد مومن یعنی آزاد مرد کی شان ہی کچھ اور ہے اور موت اسے ایک نئی روح عطا کرتی ہے۔

وفات

آپؒ کا انتقال پُر ملال ۱۵ شعبان **1156**ھ **/23** ستمبر **1743**ء بروز جمعہ المبارک شبِ برات بمقام چک ٹھاکرہ ہوا۔

marfat.com

حسبِ ذیل دو احباب نے آپؒ کی تاریخ وفات غلط لکھی ہے۔

ا۔ملک محمد ٹھیکیدار قادری قلندری رحمۃ اللہ علیہ "تذکرہ مقیمی" کے عمدہ ترجمہ بوستانِ قلندری میں آپؒ کی وفات سے متعلق اس طرح تحریر کیا ہے۔

"بعد چند روز انتقال فرمایا۔ مریدانِ و محبان کی نظروں سے وہ آفتاب عالمتاب 1163ھ میں پوشیدہ ہو گیا۔ لیلۃ القدر کی رات کو آپؒ کا وصال ہوا" (50)

2۔ سید سبط الحسن ضیغم صاحب اپنی مرتبہ سیف الملوک کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

"آپؒ کو دینہ ضلع جہلم کے نزدیک واقعہ موضع مالدیو کے گکھڑوں نے رات کے وقت شدید زخمی کر دیا۔ وہاں سے اُنہیں چک ٹھاکرہ واقع علاقہ کھڑی میں لے جایا گیا۔ جہاں آپؒ ۱۵ شعبان 1163ھ 21 جولائی 1750ء کو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے واصل حق ہوئے۔ (51)

میرے نزدیک حضرت ملک محمد ٹھیکیدار جہلمی رحمۃ اللہ علیہ اور سید سبط الحسن ضیغم صاحب ہر دو فاضل احباب نے غلط تاریخ وفات درج کی ہے۔ جس کی تصحیح ضروری ہے۔ ان امور کے پیش نظر حضرت دمڑی والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی جو صحیح تاریخ وفات "تذکرہ مقیمی" میں مرقوم ہے۔ وہ پیش خدمت ہے۔

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرہ مقیمی میں حضرت دمڑی والی سرکار قدس سرہ کی وفات حسرتِ آیات پر بہ زبانِ فارسی نظم مادہ تاریخ وفات تحریر کیا ہے۔ جو کہ حسبِ ذیل ہے۔

یگانہ زا قطابِ عالم پناہ　　　سر سر شناساں د سرباز راہ

marfat.com

یگانہ زا قطابِ عالم پناہ ‏ سر سر شناساں و سر بازراہ
امنِ کماں یاب زو جان تن ‏ مکیں ومکان وزمین و زمن
زہے زیب مستانِ جامِ الست ‏ کزو آمدہ مست بر مست مست
کسے کو شداز جامِ اوجرعہ یاب ‏ چو شمس است در عالمِ جاں بتاب
بچشم اش ہر آنکس کہ منظور شد ‏ بعالم علم وا منصور شد
جمالیکہ اوا را مثالِ نبود ‏ کمالیکہ اووا ازوالِ نبود
دلش چوں گرفت از چنیں تنگناً ‏ نمود انتقاے بدار البقا
ازاں سال دیرینہ ء بے نشان ‏ خبر جستمے گاہ بگاہ از کساں
بمن گفت الہام برگو بآہ ‏ زہے پیر مردانِ حق پیرشاہ

marfat.com

اب مادہ تاریخ وفات "زہے پیر مردانِ حق پیرا شاہ" کے حسبِ ذیل عدد بنتے ہیں۔

زہے	پیر	مردانِ	حق	پیرا	شاہ
7	2	40	8	2	300
5	10	200	100	10	1
10	200	4	108	200	5
22	212	1		1	306
		50		213	
		295			

22+212+295+108+213+306=1156

صحیح تاریخِ وفات حسبِ ذیل ہوئی۔ 1156ھ / 1743ء (52)

یہی 1156ھ حضرت دمڑی والی سرکار قدس سرہ کی صحیح تاریخ وفات ہے۔ وقتِ وفات حضرت پیرا شاہ غازی قلندر قدس سرہ العزیز کا حسبِ ذیل ارشاد گرامی ظاہر ہوا۔

جیوں روز قیامت نیڑے
میری رونق ہوگ اتیرے (53)

کسی کا ہو کوئی طالب کسی کا کوئی شیدائی
مجھے تو نام ہے وردِ زباں غازی قلندر کا
ثناخواں ہے تیرا ہر ولی کامل زمانہ میں
ملک بے چارں بھی مدح خواں غازی قلندر کا (ملک)

marfat.com

سجادہ نشین

آپؒ کی وفات حسرت آیات کے بعد حضرت بلبادین محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مسندِ سجادگی تفویض ہوئی۔ جو کہ آپؒ کے انتہائی عزیز مقرب خلیفہ تھے۔ اور آپؒ کے لےپالک فرزند تھے۔ چنانچہ تذکرہ مقیمی میں ہے۔

"مرید اول حضرت بلبادین محمد اند رحمۃ اللہ علیہ کہ ایشاں ہنوز شیر خوار بودند کہ آنحضرت صاحب دمڑیوالہ ایشاں را در طفلی از مادر و پدر بخشانیدہ وبدوش مبارک خویش برداشتہ آوردہ دمیداشتہ اند و در حق ایشاں لطف و شفقت و مرحمت بسیار ارزانی داشتہ و ایشاں را خود خواندہ اند بلکہ از فرزنداں عزیز داشتہ" **(54)**

"آپؒ کے مرید اول یعنی خلیفہ حضرت بلبادین محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جب آپ طفل شیر خوار تھے۔ آپؒ کو حضرت دمڑی والی سرکار قدس سرہ نے والدین سے پرورش کے واسطے لے لیا تھا۔ نہایت شفقت سے دوش مبارک پر اُٹھا کر لے جاتے اور بیٹا ہی فرمایا کرتے" **(55)**

چنانچہ حضرت خواجہ دین محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت خود غازی قلندر قدس سرہ العزیز نے فرمائی۔ ہر قسم کی منازل سلوک طے کروا کر اُنہیں مکمل و اکمل ولی اللہ و عارف باللہ بنا دیا۔ چنانچہ "تذکرہ مقیمی" میں ہے۔

"گویند کہ در طفلی ایشانرا بدوش مبارک خود برداشتہ رفتند وجائیکہ تنور گرم و تپاں دیدے دراں افگندے چوں کسے گفتے کہ رنہار اے فقیر اطفل را موز در جواب میفر مودند خاص "سڑے تیرا تنور میرا لڑکا لال گلال۔ **(56)**

marfat.com

"ایک روز کسی آبادی میں گزر ہوا۔ ایک جگہ تنور گرم تھا۔ عورتوں کا مجمع نان یعنی روٹیاں پکا رہی تھیں۔ جاتے ہی آپؒ نے بچہ کو تنور میں ڈال دیا۔ حاضرین نے شور کیا۔ گھر والی عورت زور سے پکاری ہائے بچہ جل گیا۔ آپؒ نے جواباً فرمایا۔

جلے تیرا تنور میرا لڑکا لال گلال (57)

یہ فرما کر تنور میں ہاتھ ڈال کر بچہ کو بسلامت باہر لائے۔ اور

"فرمودند کہ بدیں آتش سوختہ، سوختہ آں آتشِ خود کنم ولائق خدمت خود سازیم ازاں کہ در وجود من چناں آتشِ است کہ تاب آں دیگراں رانزد من آمدن ندہد و جسم ایں فرزند راپختہ کردہ ام (58)

فرمایا، مجازی آگ سے پختہ کر رہے ہیں۔ اور جب اسکو یہ آگ برداشت کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔ تو آتشِ حقیقی کو برداشت کرے گا۔ آپؒ کے جسم پاک میں غیر معمولی تپش رہتی۔ جس سے قریب تر جانے والا حرارت محسوس کرتا"

(59)

"بابا صاحبؒ جب سن بلوغ کو پہنچے تو آنحضرت دمڑیوالہ سرکار قدس سرہ کی توجہ سے کامل اکمل ہو گئے۔ آپؒ کے انتقال کے بعد عہد خلافت کے لئے آپؒ ہی کا موزوں انتخاب عمل میں آیا۔ آپؒ کا عہد بڑا بابرکت تھا۔ (60)

اور تذکرہ مقیمی میں ہے۔

"وارث دمڑی و مصلائے من دین محمد است" (61)

وہاں پر یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔

"وبعد ازاں تمام ایام کہ آں حضرت رادریں دُنیا بود در خدمت بودہ اند و در آلغر

marfat.com

سجادگی ہم بایشاں قراریافت ؎ (62)

مزار شریف

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ مقدس چک ٹھاکرہ علاقہ کھڑی ضلع میرپور آزاد کشمیر میں ہے۔ ہر 15 شعبان المعظم کو آپؒ کا عرس بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔

marfat.com

کشف القلوب

اہل دل کا تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب اس درجہ تک ہوتا ہے کہ جو کچھ آئینہ کے سامنے آئے اُس کی صورت بعینہٖ اس میں رونما ہوتی ہے اگر چہ ان حضرات کی وارستگی اور استغناء اس سے بالاتر ہے۔ لوگوں کے دلوں کے پوشیدہ حالات دریافت کریں۔ لیکن ان کے آئینہ دل کی صفائی بالطبع بلاارادہ ان حالات سے آگاہ ہوتی ہے جیسے آئینہ میں ہر ایک صورت جو بھی رُوبرو ہو نظر آتی ہے اسی طرح آئینہ قلب جب صاف ہو 'اندیشہ نما' ہوتا ہے یعنی دوسروں کے خیالات کا اُس پر عکس پڑتا ہے۔ جسے کشف القلوب کہتے ہیں۔ اسکی حقیقت یہی ہے۔ کہ اہل اللہ کا آئینہ قلب خود تو صورتیں پیدا نہیں کرتا۔ جو شے روبرو ہو۔ اُسی کی صورت ہوگی اور یہ صورت اس شخص کی خواہشات اور ارادے کی ہوگی۔ جو مقابل ہے بہر حال کشف احوال خواہ ارادتاً ہو یا بلاارادہ، تصفیہ قلب پر موقوف ہے۔ اور یہ تقویٰ ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اہل دل کی مثال پانی کی ہے اس کے اجزاء ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ ان میں لطافت اس درجہ ہے کہ ہر ایک شے میں خواہ ہوا ہو۔ یا جمادات نفوذ کرتے ہیں۔ جو لوگ اہل غفلت ہیں اُنکی مثال پتھر کی سی ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ لیکن پانی کو ایک سرے سے حرکت دیں۔ تو تمام اجزاء متحرک ہوتے ہیں جو اہلِ صفا ہیں۔ نہ صرف اہل صفا کے حالات سے واقف ہوتے ہیں۔ بلکہ جو کدورت طینت لوگ ہیں۔ ان کے باطن سے بھی باخبر ہوتے ہیں کیونکہ " پانی "، ہوا اور جمادات میں یکساں نفوذ کرتا

marfat.com

ہے۔(63)

علامہ جلال الدین رومی (م672ھ / 1273ء) مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

پیشِ اہل دل ادب بر باطن ست　　زانکہ دل شان بر سر اسر قاطنِ است

اللہ والوں کے سامنے باطن میں ادب ضروری ہے اس لئے کے ان کا دل بھیدوں پر آگاہ ہے۔

کاملاں از دُور نامت بشنوند　　تا بقعر تار و پودت دَر رَوند

اے مخاطب! اولیاء دُور سے تیرا نام سنتے ہیں یہاں تک کہ تیرے تانا بانا کی گہراتی میں چلتے ہیں یعنی تیرے رگ وریشے سے آگاہ ہیں۔(64)

حال تو دانند یکے یک مو بمو　　زانکہ پر مستند از اسرار ہُو

تمہارے ہر حال سے ذرہ ذرہ آگاہ ہیں۔اس لئے کہ ان کے اندر اسرار ربانی بھرے ہوئے ہیں۔(65)

شیخ اکبر امام محی الدین ابن العربی (م683ھ) فرماتے ہیں۔

اہل حق یا اہل اللہ کے علوم کو معرفت کہا جاتا ہے۔ یہ راستہ ہموار اور روشن ہے۔اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔اسکی دلیل غلطی سے محفوظ اور اس راہ کا مسافر حیرت سے مامون رہتا ہے۔ یہ راستہ عمل، تقویٰ اور سیر دسلوک سے حاصل ہوتا ہے۔ یہی راستہ صحیح ، روشن اور اطمینان بخش ہے۔(66)

اب حضرت غازی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے احوال و آثار سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ذکر الٰہی میں اس قدر مستغرق ہوتے تھے۔کہ آپ کو دنیا مافیھا کی خبر نہیں

marfat.com

ہوتی تھی۔بلکہ آپ سر لپائے ذکر ہو جاتے۔چنانچہ تذکرہ مقیمی میں ہے۔

گویند کہ موء فرق مبارک دراز بود چوں نام اللہ تعالیٰ جل شانہ بر زبان آورند ہمہ موء مبارک راست شدہ سر بسوء آسمان کردہ ایستادہ شدے۔ (67)

سر مبارک کے بال بڑے تھے۔ذکر اذکار کے وقت جوشِ قلب اور وجد کی حالت میں جب اسم اللہ زبان پر جاری ہوتا اس وقت تمام سر اور بدن کے بال آسمان کی طرف اُٹھ کھڑے ہوتے(68)

اب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس ریاضت، مجاہدہ، محنتِ شاقہ اور تقویٰ کی وجہ سے دلوں کے بھید کا علم عطا فرما دیا۔چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

وتقوالله ويُعلمكم الله ۔

ترجمہ : تقویٰ الٰہی اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا علم عطا فرمائے گا۔(69)

مولانا روم فرماتے ہیں۔

دستگیر وہندہ خاصِ الہٰ — طالباں را می برد تا پیش گاہ

وہ اللہ والا ہے لوگوں کی دستگیری کرتا ہے۔اور طالبانِ حقیقی کو صدرِ مجلس یعنی قربِ الٰہی تک پہنچاتا ہے۔(70)

کشفی کرامات

حضرت پیرا شاہ غازی قلندر رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق آتا ہے۔سفر میں ایک مرتبہ آپ کو چلتے چلتے راستہ میں دریا حائل ہوا اور ایک مرد مسافر بھی راستہ میں ہمراہ ہو لیا۔کشتی موجود نہ تھی۔اللہ اکبر کہہ کر دریا میں چل پڑے۔ہمراہی

marfat.com

مسافر کو فرمایا تو میرا نام لیتا ہوا قدم بقدم چلا آ۔ اس نے ایسا ہی کیا اس کی پنڈلیوں تک پانی تھا۔ جب کنارہ کے قریب آئے اس کو خیال پیدا ہوا کہ یہ مرد آپ خدا کا نام لیتا ہے اور مجھ کو اپنا نام لینا ہدایت کرتا ہے چنانچہ اس نے تعمیل ارشاد چھوڑ کر خدا کا نام لینا شروع کیا۔ معاً اس کی گردن تک پانی آگیا۔ خطرہ ہلاکت جان کا پیدا ہوا تو فریاد کر کے پکارا حضرت نے پھر اس کو دیکھا اور فرمایا ابھی میرا نام لینا تجھ کو نہیں آتا اور خدا کا نام کیسے لے سکتا ہے۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ
غالب وکار آفریں، کار کشا و کارساز (71)

آگے بوستان قلندری میں آتا ہے۔

نامِ من گفتن نمیدانی ہنوز — نامِ ایزدر بمائد درد و سوز
نامِ من گفتندانی ایجواں — ہاں چہ رانی نام یزداں بر زباں
آں زبان و حلق کواے مرد راہ — کہ بداں یاد آوری نامِ الہ
نامِ اوگفتن نہ کارِ چو نتو یست — من بگوئیم نامِ اوایں لاف نیست
ہر کہ محو نامِ شد انعام یافت — پرِ توزاں نام بر نامش تبافت
نامِ من از عکس نامش نور شد — طور بیں از نور او مسرور شد
عکسِ نام او بست در نامم بہ بیں — کاب بحر از بیتبش شدہ زمیں
ایں معیت ہست و نے شرک دوئی — ہاں بگو نامم کہ سالم میروی
بر زبانِ تست نامِ من سزائے — نامِ یزداں راہنر اشد کامِ ما

marfat.com

دست خود طالب وہد در دست پیر　　دستِ حق در دستِ اوشد دستگیر

ازید اللہ فوق اید یہم بد ان　　کبست در دستش نہاں چوں جسم وجاں

یافت نا مم قوت از پروردگار　　ہیں بگو نا مم کہ آئے برکنار

اس مرد نے جب نام آنحضرت کا بدستور لینا شروع کیا تو دریا سے بسلامت نکل آیا۔ (72)

علامہ رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

چوں گرفتی پیر ہیں تسلیم شو　　ہمچو موسیٰ زیرِ حکم خضر رو

پس تقرّب جوبدو سوئے اِلٰہ　　سر مپیچ از طاعتِ اوہیچ گاہ (73)

یعنی جب تجھے پیر مل جائے تو اس کی نافرمانی نہ کرنا بلکہ اس کا غلام بن کر رہنا اور جس طرح موسیٰ علیہ السلام جناب خضر علیہ السلام کے حکم پر چلتے تھے ویسے تم بھی کرنا۔

ایک مرید کی دلی کیفیت کے مطابق عطا فرمانا

ایک جوان جو بادشاہ وقت کا ملازم تھا۔ ایک مرتبہ رخصت لے کر گھر آرہا تھا۔ گھوڑی پر سوار قریباً پانچ صد روپیہ نقد معہ دیگر قیمتی اسباب اس کے ہمراہ تھا۔ راستہ میں غارت گروں نے اس کا مال واسباب معہ سواری کے لوٹ لیا۔ وہ بحالت زار غازی قلندر کی خدمت میں آیا اور بوجہ شرمندگی اپنے گھر نہ گیا اور خیال ملازمت ترک کر کے حضرت کے حضور میں رہنے کا ارادہ کر لیا اور اپنی سرگذشت کو ظاہر نہ کیا۔ چند روز گزرے تو ایک اور مرد حضرت کی خدمت میں

marfat.com

حاضر ہوا بعد قدم بوسی پانچ صد روپیہ نقد اور ایک قیمتی گھوڑا معہ دیگر اسباب و صلاح کے نذر کیا اور ظاہر کیا کہ ایک سخت مشکل کے وقت میں نے یہ اشیا نذر مان کر بوسیلہ حضور اقدس امداد چاہئے تھی۔ مشکل کشائی ہونے پر یہ سب اشیاء پیش کرتا ہوں۔ منظور فرمایا جاوے۔ اس وقت حضرت نے اس مرد کو جس کو غارتگروں نے تاراج کیا تھا۔ طلب فرما کر سب اشیاء معہ اسباب اس کو عنایت کیا چنانچہ واہ بامراد اپنے گھر کو گیا۔ (74)

اپنے مرید کی اہلیہ کی اندرونی آواز سے آگاہ ہونا

ایک روز آنحضرت ایک درزی کے مکان کی چھت پر تشریف رکھتے تھے۔ آپ کی زیارت کے واسطے مردمان جوق در جوق آتے گئے اور چھت پر ہجوم مردمان جمع ہو گیا۔ میاں درزی کی زوجہ اندر مکان کے کھانا پکانے کا انتظام کر رہی تھی اس نے دل میں خیال کیا یا آہستہ زبان سے کہا ہو۔ آج یہ چھت بوجہ گرانی مجمع کثیر گر جاوے گا۔ آنحضرت نے اس کے خیال سے مطلع ہو کر بآواز اس کو فرمایا تسلی رکھ یہ چھت ہرگز اس طرح نہیں گرے گا۔ جب تک خود اس کو نہ گرایا جائے گا۔ چنانچہ تادم تحریر ہذا وہ چھت بدستور قائم ہے۔ خود مالک اگر اپنی خوشی سے گرا کر کوئی جدید تعمیر کر لیوے تو اور بات ہے۔ (75)

حضرت سید کھیوا امام سے ملاقات

ایک مرتبہ حضرت جناب سید کھیو امام جو حضرت میراں بہاء الشیر قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد اور جناب سید شاہ محمد امیر بالا پیر کے مرید تھے۔ سیر

marfat.com

کرتے ہوئے اس نواح میں وارد ہوئے لوگوں سے دریافت کیا اس سرزمین میں کوئی مرد باکمال اہل باطن ہے۔ لوگوں نے حضرت غازی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا نشان بتلایا۔ امام صاحب نے ایک ہمراہی خادم کو حضرت کی خدمت میں بھیج کر یہ امر دریافت کرنا چاہا کہ آپ کو کس سلسلہ میں اور کس مرد سے تعلق مریدی ہے خادم آیا لیکن بسبب ہیبت قلندرانہ قریب حضرت کے جاکر کلام کرنے کی جرات نہ ہوئی دور سے کھڑا ہو کر دریافت کیا۔ حضرت سر بزانو مراقبہ میں تھے جواب نہ دیا۔ خادم واپس آ گیا۔ امام صاحب نے دوسرے خادم کو بھیجا وہ بھی اسی طرح واپس آگیا۔ آخر الامر خود امام صاحب تشریف لائے دیکھا تو حضرت غازی قلندر سر بزانو مراقبہ میں ہیں نزدیک آکر آواز دی لیکن حضرت نے سر زانوں سے نہ اٹھایا۔ امام صاحب نے آپ کے دوش مبارک پر ہاتھ رکھا۔ غازی قلندر نے سر اٹھاکر امام صاحب کی طرف دیکھ کر فرمایا جس کا کھیو اسی کا پیر اقدس سرہ تب امام صاحب کو معلوم ہوا کہ ہمارے پیر بھائی ہیں۔ (76)

کراماتِ اولیاء

عقائد نسفی میں ہے۔ کہ

'وکرامات اولیاء حق 'اولیاء کی کرامات حق ہیں۔ **(77)**

'اس کو خوارق بھی کہا جاتا ہے۔ جو کہ فرق کی جمع ہے۔ اس سے مراد کرامات ہیں۔ یعنی آدمی کا وہ فعل جو عام عادت کے خلاف اس سے صادر ہو اور علل واسباب کا کوئی سلسلہ بندہ اور اس کے فعل کے درمیان کارفرما نہ ہو یعنی اس

marfat.com

فعل کا وقوع عادت جاریہ کے خلاف ہو۔

کرامت وولایت کے ذریعہ ولی اپنے نبی علیہ ﷺ کی تصدیق کرتا ہے کیونکہ یہ شے نبی علیہ ﷺ پر ایمان لانے اور اسی کی اتباع سے اُسے حاصل ہوتی ہے پھر یہی شے اسے سعادت کے قریب کرتی ہے اور نبوت کے فیضان سے نور علیٰ نور کرتی ہے۔

علماء فرماتے ہیں۔ کہ کرامت کا چھپانا ضروری ہوتا ہے۔ مگر عند الضرورت اُس کا ظاہر کرنا درست ہے۔ چنانچہ میاں صاحب عارف کھڑی (م 1324ھ / 1907ء) تحفہ رسولیہ میں فرماتے ہیں۔

معجزا تے کرامت اندر دسیں فرق محمدا
اہل نبوت معجزا ندر ہے مامور اس کم دا
معجزاتے کرامت اندر جیوں کر فرق پچھاتا
نبی ولی وچہ فرق اینویں ہی چاہیے سچ کر جاتا
لازم ستر ولایت تائیں اپنا حال چھپانا
اولیائی تحت قبائی سر ورد افر ماناں (78)

کرامت کی حقیقت

چنانچہ علامہ محمد کرم الدین دبیر آف بھیں چکوال فرماتے ہیں۔

کرامت اک ہے نشانِ قدرت کہ جس سے مطلوب امتحاں ہے
وہی ہے منکر کراموں کا جو رکھتا ایمان سرسری ہے

marfat.com

جو مرد ایمان کا ہے پکا وہ قدرت حق کو کیوں نہ مانے
جو چاہے کر سکتا ہے وہ مولیٰ کہ طاقت اس کی بڑی ہے
یہ پر تو خاص ہے خدا کا خدا کے بندے ہیں مظہر اس کے
ہے نام قدرت رکھا کرامت کہ نور حق نور خاوری ہے (79)

استمداد ولی

یعنی دمڑی والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا امداد فرمانا

علامہ رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

دستِ پیر از غائباں کوتاہ نیست　　　دستِ او جز قبضہء اللہ نیست (80)

اگر پیر کو رحم آجائے تو اس کا ہاتھ غائبوں سے بھی کوتاہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا ہاتھ اللہ تعالیٰ ہی کی طاقت ہے۔

موضع چک ٹھاکرہ دربار شریف کے قریب دامن پہاڑ میں ایک آبادی ہے اس کا نمبردار حضرت غازی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا خادم تھا۔ ایک روز کسی جگہ سے سفر میں بحالت سواری واپس آتا ہوا ندی سکیتر پر پہنچا۔ یہ ندی متصل سکھ چین پور پہاڑ کی طرف سے آتی ہے اس کا پانی موسم برسات میں بڑا سہم ناک اور موجب ہلاکت ہوتا ہے۔ نمبردار مذکور نے چھوٹا پانی سمجھ کر سواری کو اس میں ڈال دیا۔ اوپر سے اور سیلاب آگیا اس کا عبور دشوار ہو گیا۔ معہ سواری غلطان چلا گیا۔ بحالت اضطراب اس نے حضرت غازی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک لے کر فریاد کی اور استمداد چاہی۔ اور سواری کو ایڑی لگائی تو قعر آب سے بسلامت

marfat.com

ساحل پر آگا۔ جب دربار شریف آکر حضرت کا قدم بوس ہوا اور اپنا حال بیان کرنے لگا۔ حضرت نے فرمایا فقیر نے تم کو اٹھا کر سیلاب گرداب ہائل سے باہر نکال دیا تھا۔ تمہاری ایڑی کے نشان ہمارے جسم پر ظاہر ہیں وہ مرد دیکھ کر سرنگوں ہوا۔ اور قدم مبارک کو بوسہ دیا۔ اور ہمیشہ معہ فرزنداں خود خادم رہا(81)

علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

نقطہء پُر کار حق مرد خدا کا یقین
لور یہ عالم تمام وہم و طلسم و مجاز (82)

بعد وفات ولی کا تصرف جاری رہتا ہے

روایت ہے بعد وفات راجہ کے ہر سال سموال میں آگ لگ جاتی اور آبادی کو نقصان پہنچتا۔ چند مدت یہی حال رہا۔ جب راجہ ہند خان نے عنان حکومت کو ہاتھ میں لیا۔ یہ راجہ خدا ترس رعایا پرور، محب فقرا تھا۔ حضرت غازی قلندر دمڑی والا صاحب کے دربار کی خدمت بجا لاتا۔ حضرت کے مزار مبارک پر حاضر ہوتا ہر سال دو مرتبہ حضرت غازی کا عرس کیا کرتا۔ دو نقارہ ہائے جو بروز جمعرات دربار شریف بجائے جاتے ہیں۔ یہ بھی راجہ ہند خان کی یادگار ہیں۔ راجہ مذکور اس امر کا خواہش مند تھا کہ موضع سموال جو میرے آباد و اجداد کا مسکن ہے۔ از سر نو آباد ہو اور غضب مردان خدا کے اثر سے محفوظ رہے۔ اتفاقاً حضرت حافظ محمد مقیم صاحب اپنے وطن سے کسی طرح آوارہ ہو کر علاقہ سموال میں تشریف لائے جب حافظ صاحب کو معلوم ہوا کہ اس موضع پر غازی قلندر رحمۃ

marfat.com

اللہ علیہ کے غضب کا اثر ہے تو حافظ صاحب دربار تشریف لائے اور حضرت کے مزار مقدس پر مراقبہ کیا۔ سوال میں سکونت کرنے کی اجازت طلب کی۔ ارشاد ہوا کہ تمہارے سوا اور شخص وہاں سکونت نہ رکھے گا۔ دوبارہ حافظ صاحب نے عرض کیا۔ کہ میں تنہا رہ کر کس طرح بسر کر سکوں گا۔ ہر قسم کے آدمی جب تک آباد نہ ہوں گے مشکل ہو گی۔ اس پر حکم ہوا جس شخص کو تم چاہو آباد کرو تمہاری خاطر سے اجازت عام ہے۔ مگر سر خرو خان کی قوم وہاں نہ ہو سکے گی۔ اور عالم رویا میں سجادہ نشین دربار کو غازی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہوا کہ ہر ہفتہ میں ایک بار شیر وغیرہ حافظ صاحب کو پہنچا دیا کرو۔ چنانچہ یہ معمول مدت تک جاری رہا۔ جب حافظ صاحب کے خاندان میں مال و منال بکثرت ہو گیا اور ہر طرح سے خیر و برکت جاری ہو گئی اس وقت سے وہ دستور بند کیا گیا۔ (83)

طعام پیر اکا اور کھائیں مرزا صاحبان

علامہ جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

بلکہ پیش از زادن تو سالہا دیدہ باشندت ترا با حالہا (84)

اولیاء اللہ پیدا ہونے سے پہلے تمہارے حال کو ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں۔ دیگر۔ راجپوت خاندان سے ایک شخص مرزا نام سکنہ ملوٹ گردش زمانہ سے نہایت مفلس ناداری کی وجہ سے گداگری کیا کرتا تھا۔ ایک روز حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور ارادت سے قدم بوسی کی۔ آپ اس کے خاندان سے واقف تھے اس کی خستہ حالی پر رحم آ گیا۔ فرمایا مرزا ادھر آؤ۔ ہمراہ لے کر ایک زمین کی طرف لے

marfat.com

گئے اور فرمایا اس جگہ اصطبل بنانا علیحدہ علیحدہ جگہ ہر ایک ضرورت کے واسطے فرماتے جاتے مرزا حضرت کے فرمان کو سنتا اور دل میں تعجب کرتا تھا کہ میرے جیسے نادار کو یہ سامان کہاں سے میسر آسکتا ہے۔ چند روز بعد بادشاہ وقت نے اس کو ملازمت بخشی اور خاندانی لحاظ سے ممتاز عہدہ پر معزز کیا۔ چند عرصہ بعد بے شمار مال وزر اس کے پاس جمع ہو گیا اور ہر ایک سامان امیری مہیا ہو گیا۔ غرض جس جس جگہ پر حضرت نے فرمان کیا اور نشان بتلایا تھا اسی طرح اس زمین پر ظہور پذیر ہوا ایک مرتبہ جب مرزا مذکور بعد حصول رخصت اپنے گھر پر آیا۔ مرزا دیوان حاجی عبداللہ صاحب بشند ر والے خاندان کا مرید تھا۔ اس کے پیر صاحب بھی مرزا کے گھر پر تشریف لائے خاندان صاجزادگان بشندر والا کا لقب صاحب ہے ان میں سے ایک صاحب جب تشریف لائے تو ہمراہیوں کی ان کے ساتھ بڑی جمیعت تھی۔ مرزا ان کی خدمت میں مشغول تھا۔ ناگاہ حضرت غازی دمڑی والا صاحب بھی بطور سیر اس طرف تشریف لائے آبادی کے باہر ایک مقام پر ٹھہر کر ایک ملازم کو بھیج کر مرزا کو طلب فرمایا۔ ملازم نے جب اس کو آنحضرت کا ارشاد طلبی سنایا تو مرزا نے کہا کہ جا کر عرض کردکہ طعام تیار ہے صاحباں کو کھانا کھلا کر حاضر ہوتا ہوں۔ ملازم نے آکر مرزا کا جواب حضرت کو سنایا یہ سن کر آپ کو جلال آگیا۔ فرمایا طعام پیرا کا اور کھائیں مرزا صاحبان۔ کس طرح کھا سکتے ہیں واپس لیا جاوے گا۔ یہ فرما کر آپ رخصت ہو گئے۔ چند ہی عرصہ میں مرزا خستہ حال ملازمت سے برطرف ہو گیا۔ جیسا پہلے اس کا حال تھا ویسا ہی ہو گیا۔ (85)

marfat.com

حضرت مونگا ولی کی سفارش پر ایک مایوس خاندان کی امداد کرنا

ایک روز ایک چرواہا بکریاں چراتا چلا جاتا تھا حضرت نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ چرواہے دودھ لاؤ۔ عرض کیا حضرت گھر سے دودھ دوہ کر بکریاں لایا ہوں اب دودھ کچھ نہیں ہے یہ جواب دے کر بے پرواہ چلا گیا۔ اسی وقت معہ مال وہ چرواہا گم ہو گیا۔ ہر چند اس کے متعلقین نے اس کی تلاش کی پتہ نہ ملا ہر طرف تگ ودو کیا اہل اللہ سے دعائیں کراتے کسی جگہ سراغ نہ پایا۔ حیران تھے جب چھ ماہ بقولے 9 ماہ گزر گئے بالکل مایوس ہو گئے۔ ایک روز چند مرد حضرت مونگا صاحب ولی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور طلب استمداد کیا۔ حضرت مونگا صاحب نے حضرت قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں سفارش کی۔ آپ نے ان کی فرمائش پر فرمایا آج بوقت شام چرواہا معہ مال گھر واپس آجاوے گا۔ یہ سن کر تمام اہل دہ منتظر تھے۔ قریب شام جب چرواہا معہ مال دور سے آتا ہوا نظر آیا تو لوگ خوشی سے دوڑ کر اس کے استقبال کو آئے ہر ایک آدمی سراسیمہ اس سے اس کا حال دریافت کرتا کہ تم کہاں تھے۔ اور یہ کیا معاملہ تھا۔ چرواہا ان کی باتیں سن کر حیران اور متعجب ہوتا اور کہتا تم کو کیا ہو گیا۔ میں تو حسب معمول ٹھیک اپنے وقت پر پہنچا کسی قسم کا توقف تاخیر نہیں کیا۔ باہم ایک دوسرے کی گفتگو سے حیران تھے۔ آخر کسی نے اس کو کہا کہ تم اپنے بال اور ناخن کو دیکھو۔ چھ یا نو ماہ بعد تم آج آئے ہو یہ بتلاؤ کہ کہاں تھا۔ اس نے یک زبان سب کو ایسے کہتے سنا اور اپنے بال اور ناخن کو دیکھا تو ان

marfat.com

کی بات کا یقین آ گیا۔ چند مرد مان کو ہمراہ لے کر حضرت پیر غازی قلندر کے حضور میں حاضر ہو کر طلب گار معافی ہوا۔ اس کرامت کا شہرہ دور دراز اطراف میں پھیل گیا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کی اولاد اور ورثا ایک بکرا ہر سال خادمان حضرت کو نذر دیا کرتے یہ کرامت حضرت کی اس کرامت کا مشابہ ہے جب حضرت غوث الاعظم محی الدین گیلانی قدس سرہ نے ایک بادشاہ کو معہ افواج سرنگوں پیالہ کے نیچے پوشیدہ کر دیا تھا اور بحکم روحانیت حضرت سرور کائنات ﷺ رہائی بخشی۔(86)

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہِ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں(87)

ایک وقت میں مختلف مقامات پر تشریف لے جانا

شہر میرپور میں ایک درزی حضرت قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا محبّ تھا۔ ہر سال بروز عید پارچات تیار کر کے آپ کو پہنچایا کرتا۔ ایک سال عید کے موقعہ پر وہ دہلی میں تھا۔ لیکن حسبِ معمول پارچات تیار کر کے اپنے گھر عورت کو دے گیا تھا۔ کہ بروز عید حضرت کی نذر کرے عیدگاہ دہلی میں بروز عید جب لوگ نماز میں مشغول تھے وہ درزی وہاں موجود تھا اس نے حضرت کو بھی نماز عید میں شامل دیکھا بعد فراغت نماز اس نے آپ کی قدم بوسی کی اور کچھ خدمت کرنا چاہی لیکن آپ اس کی نظر سے غائب ہو گئے۔ جب واپس میرپور گھر میں آیا وہ پارچات عورت سے طلب کیئے۔ چاہا کہ لے کر خود پیش کرے۔ عورت نے جواب دیا کہ

marfat.com

حسبِ دستور بروز عید اس نے حضرت کو وہ پوشاک نذر کردی تھی۔ درزی نے اس کی بات کو غلط سمجھا۔ چونکہ آپ کی وہ بروز عید دہلی میں زیارت کر چکا تھا۔ سمجھا کہ کسی دوسرے آدمی کو غلطی سے پارچات پہنائے گئے ہیں۔ دونوں میاں بیوی کا باہم تکرار ہو رہا تھا کہ حضرت معاً تشریف لے آئے۔ آپ نے دونوں کو سچا قرار دے کر نزاع کا فیصلہ کر دیا۔ (88)

چرچا ہے شاہوں میں تیری بے نیازی کا

جب نادر شاہ بادشاہ ایران نے ہندوستان پر فوج کشی کر کے دہلی کو فتح کر لیا۔ شہر میں داخل ہو کر شمشیر برہنہ ہاتھ میں لے کر محمد شاہ بادشاہ کے قتل کا ارادہ کیا۔ اس وقت حضرت غازی قلندر علاقہ میرپور متصل ملوٹ ایک چوٹی پہاڑ پر جو آپ کی نشست گاہ مشہور ہے تشریف رکھتے تھے۔ حضرت کو ازراہ کشف یہ واقعہ پیش نظر تھا ناگاہ اٹھ کر بڑے جوش سے فرمایا۔ خبردار خلیفہ کو مت مارنا۔ مکرر فرما کر اپنے مقام پر بیٹھ گئے۔ حاضرین تعجب میں تھے یہ کیا اسرار ہے۔ لیکن کسی کو دریافت کرنے کی جرأت نہ تھی۔ جب محمد شاہ کی جان بچ گئی اور واقعہ دہلی کی خبر اطراف عالم میں مشہور ہو گئی۔ اس وقت حاضرین مجلس جو اس حال سے واقف تھے اور ان کو وہ فرمان حضرت کا اور وہ روز اور وقت یاد تھا۔ تب ان کو معلوم ہوا کہ حضرت کا فرمان محمد شاہ کی حفاظت کے واسطے تھا۔ محمد شاہ کو بھی اس وقت حضرت غازی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی صورت مبارک نظر آئی۔ کہ ایک فقیر اس شکل اور وضع کا حاضر ہوا۔ جس نے میری جان کو بچایا لوگوں سے دریافت کرتا کہ ایسی

marfat.com

صورت کا کوئی مرد اس ملک میں ہو تو اس کا پتہ دیویں آخر کار جب نشان ملا تو بڑے شوق سے بارادہ زیارت آیا لیکن حضرت کوہستان میں تنہا نکل گئے اور ملاقات کرنا منظور نہ کیا۔ (89)

تحتِ سکندری پردہ تھوکتے نہیں　　　بستر لگا ہوا ہے جن کا تیری گلی میں

بحری جہاز کو غرق ہونے سے بچانا

ایک روز کنارہ آب گنگ پر حجام سے حجامت بنوا رہے تھے۔ ابھی حجامت ناتمام تھی کہ حجام کی نظر سے غائب ہو گئے۔ وہ ایک ساعت تک متحیر رہا تو معاً اسی جگہ آپ کو موجود پایا۔ لیکن آپ کے پارچات معہ جسم مبارک پانی سے تر تھے۔ حجام کو فرمایا کہ حجامت باقی ختم کر۔ حجام نے جب حجامت سے فراغت پائی اس وقت نہایت عاجزانہ التماس کر کے اس راز کا انکشاف چاہا۔ فرمایا کہ ایک سوداگر مال و اسباب لے کر جہاز پر جا رہا تھا سمندر کے تلاطم سے اس کا جہاز قریب تھا کہ غرق ہو اس نے فقیر کو اپنی امداد کے واسطے بلایا اور دمڑیاں نیاز و نذر مانی۔ اس کے جہاز کو خدا کے حکم سے بچا لیا گیا اور ساحل پر پہنچا کر آئے یہ فرما کر اس کی نظر سے غائب ہو گئے حجام اس زبردست کرامت کو دیکھ کر آپ کی حجامت کے بال مبارک اور ناخن ایک جگہ دفن کر کے تمام تعلقات دنیاوی کو چھوڑ کر وہاں بیٹھ گیا۔ اور وہ مقام زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ (90)

پتن گٹالیاں کے ملاحوں پر مہربانی

ایک رات کنارہ دریا پر سیر کر رہے تھے۔ گزر گٹالیاں پر ایک ملاح کا نام

marfat.com

لے کر آواز دی اور فرمایا کشتی لاؤ۔ ملاح حضرت کی آواز کو پہچان کر جلد بہ تعمیل ارشاد کشتی تیار کر کنارہ دریا پر لے آیا۔ لیکن آپ کو وہاں موجود نہ پا کر حیرت میں تھا کہ اچانک دوسرے کنارے سے وہی آواز پہنچی کہ جلدی کشتی لاؤ اسی وقت سرعت سے وہ دوسرے کنارے پر کشتی لے آیا آکر ادھر ادھر سراسیمہ آپ کو تلاش کرنے لگا۔ سہ بارہ دریا کے دوسرے کنارے اسے آواز آئی۔ ارے جلد کشتی لا۔ اس عقیدت مند ملاح نے سہ بارہ کشتی کو پار لے جا کر کنارہ دریا پر کھڑا کیا اور آنحضرت کو وہاں موجود پا کر قدم بوس ہوا۔ اور عرض کیا کشتی حاضر ہے۔ حضرت نے کشتی پر کھڑے ہو کر فرمایا فقیر کو کشتی کی ضرورت نہ تھی صرف تمہاری آزمائش منظور تھی۔ یاد رکھ جب تک تیری اولاد اس خاندان کی تعظیم اور ادب ملحوظ رکھے گی۔ اس گزر پر کبھی کشتی غرق نہ ہو گی۔ تادم حال ایسا ہی ظہور میں آیا۔ تاہنوز ملاحانِ گنالیاں جب کوئی جدید کشتی تیار کرتے ہیں۔ تو کسی خلیفہ دربار قلندری کو لے جا کر اس کشتی میں سوار کرتے ہیں۔ اور اس سے دعا کراتے ہیں۔

(91)

زمین میں تصّرف

سردی کا موسم تھا۔ ایک روز ایک زمیندار کو فرمایا کہ خربوزہ لاؤ اس نے عرض کیا موسم زمستان میں خربوزہ کہاں۔ فرمایا کسی زمین میں تلاش کرو۔ وہ بموجب ارشاد کھیت میں گشت کرنے لگا۔ دیکھا ایک زمین میں خوش رنگ خوشبودار خربوزے بکثرت موجود ہیں۔ جس قدر اس سے ممکن تھا اٹھا لایا اور

marfat.com

حضرت کے پیشِ نظر رکھے۔ (92)

حرام کھانے سے اجتناب اور مال حرام کا پہچاننا

ایک مرتبہ سیر کشمیر سے واپس آتے ہوئے میر پور شہر کے قریب موضع جبوٹ کی حد میں زیر سایہ درخت آرام فرمایا۔ ایک مرد راجپوت باشندہ موضع مذکور خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اجازت ہو تو طعام حاضر کروں ۔ فرمایا نان باجرہ اور ساگ لادے۔ بہ تعمیل ارشاد اس نے کھانے کا انتظام کیا۔ اسی آبادی میں ایک آدمی اس کا ہم قوم مال دار تھا۔ وہ یہ سُن کر آپ کے واسطے مکلّف طعام تیار کروا کر لے آیا۔ دیکھا تو آنحضرت اس غریب میزبان کی نان باجرہ اور ساگ تناول فرما رہے ہیں۔ اور دوسرے مرد کے گونا گوں کھانے کی طرف رغبت نہیں کرتے۔ اس نے عرض کیا حضور یہ کھانا حضرت کے واسطے لایا ہوں اس کو تناول فرمائیں۔ یہ سُن کر آپ نے نان باجرہ اور ساگ جس کو تناول فرما رہے تھے۔ ایک ہاتھ میں لیا اور دوسرے ہاتھ میں اس دوسرے مرد کا وہ مکلّف کھانا لے کر دونوں ہاتھوں سے دبایا۔ کھانا اول سے دودھ اور دوسرے سے خون جاری ہو گیا۔ یہ دیکھ کر اس مال دار مرد کو فرمایا۔ ہم کو خون خلق اللہ کھلانا چاہتا ہے وہ شرمندہ ہو کر چلا گیا۔ اس غریب مرد کو خدا نے حضرت کی توجہ سے بڑا مال دار اور صاحب لو لاد کیا۔ چنانچہ موضع مذکور میں تا حال اسی کی اولاد آباد ہے اور قریباً سب خوشحال ہیں اور سب معتقد اور خادمان دربار ہیں۔ دوسرے مال دار کا نام و نشان باقی نہیں رہا۔ (93)

marfat.com

نہ ہو باد خزاں کا ڈر تیرے گلشن کے پودوں کا
رہے شاداب یارب بوستان غازی قلندرؒ کا

(ملکؔ)

marfat.com

رومیٔ کشمیر

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

رومی کشمیر میاں محمد بخشؒ

اسم گرامی : محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

سلسلۂ طریقت : قادری قلندری حجروی

ولادت با سعادت :(1246ھ بمطابق 1830ء) میں میر پور آزاد جموں و کشمیر کے علاقہ کھڑی شریف کے ایک گاؤں، چک ٹھاکرہ، میں پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت : آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اُصول، منطق، ادب، نظم اور دیگر علوم و فنون کھڑی شریف کے نزدیک سموال شریف کی مشہور دینی درسگاہ میں فاضل اجل علامہ غلام حسین سموالویؒ سے پڑھے اور فارسی و عربی زبان پر ید طولیٰ حاصل کر لیا۔ پھر ایک درویش حضرت حافظ ناصر صاحب کی دعا و برکت اور انکی مجلس کی تاثیر سے علوم باطنی بھی طے کر لئے۔ یعنی علم حصولی کی تکمیل کے بعد علم حضوری بھی حاصل کر لیا۔

شادی : آپ نے شادی نہیں کی بلکہ ساری زندگی تجرد میں گزار دی۔

تجرد حجت قاطع بود صاحب کمالے را
قبائے بیضہ ہر تن میدرد مرغے کہ کامل شد

(مسکین نوازی)

بیعت

آپ نے حضرت پیرا شاہ غازی المعروف دمڑی والی سرکار (م1156ھ 1743ء) کے حکم سے سلسلہ عالیہ قادریہ کے ایک درویش سائیں غلام محمد

marfat.com

صاحب آف پلیر کلروڑی تحصیل میر پور آزاد جموں و کشمیر سے بیعت طریقت کی۔ شیخ کامل کی روحانی تربیت گاہ میں رہ کر آپ نے خصائل رذیلہ اور خواہش باطلہ کے تمام رنگوں اور آلائشوں سے اپنے دل کو پاک صاف کر لیا۔

مجاہدات

آپ نے زندگی کا خاصہ حصہ دشت پیمائی اور صحرا نوردی میں گزارہ اور منازل سلوک طے کرنے کی خاطر سخت سے سخت ریاضیات و مجاہدات کیے اور ہم عصر صوفیاء سے ملاقات کا بھی سلسلہ جاری رکھا۔

ہمعصر علماء کا اعتراف

آپ عارف باللہ ہونے کے ساتھ ساتھ جامع معقولات و منقولات تھے۔ قرآن و حدیث اور صوفیاء کے کلام و اشارات کی روشنی میں تصوف جیسے موضوع پر شعر کی زبان میں طبع آزمائی کر کے کتابیں تالیف کیں۔ اور اپنی خداداد صلاحیتوں اور علمی و روحانی رفعتوں کا لوہا اپنے ہمعصر علماء سے منوالیا۔ چنانچہ علامہ فقیر محمد جہلمی (م 1335ھ 1916ء) مصنف حدائق حنفیہ، ایڈیٹر آفتاب پنجاب و سراج الاخبار، علامہ عبدالمالک کھوڑوی (م1359ھ /1940ء) مصنفہ شاہانِ گجر، شارح قصیدہ بردہ و غوثیہ، اور قاطع مرزائیت علامہ کرم دین دبیر آف بھیاں چکوال مصنف آفتاب ہدایت نے آپ کی علمی شاہکار تصنیف ہدایت المسلمین کی تائید میں جو تقاریظ تحریر کیں وہ اس پر شاہد عادل ہیں۔ اس میں آپکو جامع فرع و اصول، کامل فقیہ اور فخر الاتقیاء کے علاوہ ایک عارف باللہ قرار دیا۔ مذکورہ بالا تینوں شخصیات اپنے وقت کے جید عالم، فقیہ، مورخ، صحافی، مصنف اور مترجم

marfat.com

ہونے کیساتھ ساتھ صوفیانہ کلام کے بھی رمز شناس تھے۔(94)

شجرہ طریقت

آنحضرت محمد ﷺ، حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ، حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابو الفضل عبد الوحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابو الفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ ابو الحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ ابی سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سخی جمال اللہ حیات المیر زندہ پیر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید محمد مقیم محکم الدین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید محمد امیر بالا پیر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت غازی پیر پیرا شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر مرید خان المعروف حاجی بگا شیر رحمۃ اللہ علیہ حضرت بدوح شاہ لبدال رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سائیں غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ (95)

تالیفات و تخلیقات

1- سوہنی مہینوال، سنِ تالیف 1273ھ

2- تحفہ میراں، سنِ تالیف 1274ھ

3- قصہ شیخ صنعان سنِ تالیف 1274ھ

marfat.com

4- نیر نگِ عشق سنِ تالیف 1275ھ

5- شیریں فرہاد سنِ تالیف 1279ھ

6- تذکرہ مقیمی (فارسی نظم ونثر) سن تالیف 1276ھ

7- سیف الملوک سنِ تالیف 1279ھ

8- تحفہ رسولیہ، سن تالیف 1281ھ

9- سخی خواص خان، سنِ تالیف 1282ھ

10- مرزا صاحباں، سنِ تالیف 1288ھ

11- ہدایت المسلمین، سنِ تالیف 1294ھ

12- قصہ شاہ منصور

13- پنج گنج

14- باراں ماہ

15- قصہ سسی پنوں

16- گلزار فقر

17- ترجمہ قصیدہ بردہ شریف پنجابی نظم

18- چٹھی ہیر رانجھا سنِ تالیف 1315ھ مصنف کتاب میاں محمد صاحب نے حسبِ ذیل کتابوں کا اضافہ فرمایا ہے۔

19- سی حرفی مقبول

20- قصیدہ دہب عربی کا منظوم پنجابی ترجمہ

21- سی حرفی در مدح علیؑ

marfat.com

22- قصیدہ غوثیہ کا فارسی ترجمہ

23- قصیدہ ردحی کی پنجابی شرح

انتقال پُر ملال

آپ کی وفات حسرت آیات 7 ذوالحجہ 1324ھ بمطابق 22 جنوری بروز منگل 1907ء ہوئی۔

آپ کا مزار چک ٹھاکرہ نزد چیچیاں علاقہ کھڑی ضلع میرپور آزاد کشمیر میں مرجع خلائق ہے (96)

marfat.com

عکس تذکرہِ مقیمی

نسخہ گنج بخش اسلام آباد ۳۲۶۲۲

در خط نستعلیق (خط ایرانی) موجد میر عماد الحسنی

تختی سائز ۲۰ × ۳۲ سینٹی میٹر

کتابت سائز ½۱۵ × ۲۶ سنٹی میٹر

مملوکہ

طارق مجاهد جہلمی

بشکریہ

ڈاکٹر عارف نوشاہی صاحب، ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمن صاحب

marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

در تحمید باریتعالی عز اسمه

ای ناطقه در بیان اوصاف تو لال ؛ از درک تو قاصر است اوهام و خیال ؛ باشی و تو بودی و تو هستی همه را معبود ؛ چه مستقبل و ماضی و چه حال ؛ نظم کون و مکان کرده از کاف و نون ذات تو پاک است ز چون و چگون ؛ گردون گردان زمین و زمان ؛ بر در پاک تو بخاک اندرون دلیل آمائی دریا و عرفان از خوف چشم نم ؛ خشک لب مهر راهم ز رحمت چشم نم ؛ عنوان صحائف نام کبریائی هست که در بارگاه اجلالش احد برادعوی کبریائی نیست ؛ و سرنامه مکاتیب حمد و ثنائی که در محفل سخن رانی و صفش فردی را زبان گویائی نیست ؛ و صدر کلام درود آن صدر نشین ملوک شایان احمد که از ناشش تا احد فرقی یک نقطه میم است ؛ چنانکه از چهار تا چهل ؛ و ابتدا هم صلوات آن بدر در بندستانان که آفتاب منیر نورانیش بر اوج کمال ؛ از دیار بطحا نظم گردش گردون گردان است بر رویش ؛ هر گل و ریحان جنت یافت خوشبو از خویش ؛ و از لوح و قلم شاهی که عرش شد سریر ؛ خاک نعلین درگه او افسر تاج کیش ؛ آنکه چتر صد فریدون تاج ذوالقرنین هم ؛ بر زمین سوده چو فرش بوریا بر پیش ؛ آن کریمی که ز بحر جود بی پایان او ؛ قطره ناچیزی نیم

رب یسر　　بسم الله الرحمن الرحیم　　ولا تعسر وتمم بالخیر

+ پیر مرادم و مرشدی السید پیر اشاه قلندر ؛ هر مشکل و چه مدد کرد او در جهان اندم
آن سخی سرکار شاه شاهان پیر پیران دستگیر درماندگان رهنما گمرهان مشکلکشا در دو جهان
جناب قطب الاقطاب فرد الاحباب پیران پیر عالیجناب سرمست بازباد شاه بی نیاز سلطان
کارساز آن شیر بیشه اولیائی وان شهباز اوج کبریائی شهادت پناه حضرت غازی پیر پیر اشاه
صاحب قادری قدس الله تعالی سره العزیز ایشان مرید حضرت پیر دستگیر درماندگان و افتادگان
سید شاه محمد میر بالا پیر و ایشان مرید و فرزند سجاده نشین جناب حضرت سید شاه محمد معقیم محکم دین زمانی
حلیم تارک دنیا و اصل الدین صاحب حجره منور و ایشان مرید حضرت جناب سید السادات سخی سید جمال الله
حیات المیر زنده پیر صاحب و ایشان مرید رشید حضرت جناب قطب الاقطاب مالک رقاب آفتاب برج محبوبی
در درج مطلوبی سید السادات نورمند صفت مصطفا پاک ذات غوث صمدانی میران محی الدین جیلانی اند کتاب
تذکره معقیمی که ذکر صاحبان حجره منوره در آن بخوب ترین خوب ترین عبارت نوشته اند نزد فقیر موجود
نیست از این جهت اسم شریف درین مختصر برای یمن و تبرک نوشته شد نیز برای آنکه بر خاص و عام را
معلوم و مفهوم گردد که حضرت پیر ما بدین واسطه بجناب غوث محی الدین مرید سند و ایشان بلا شبه از خاندان
قادری اند و از گروه مقیم شاهی و آنچه بعضی از فقرا ایشان میگویند که ایشان مرید حضرت خواجه خضر علیه السلام اند

سلام ایشاں کردہ خواہند رفت و اگر یک ٹھاکرہ خواہی برید دال نان خواہی خورد و گاہے سیماز اسیر گردانی و گاہے گرسنہ

وآن ہر دو کنار کنار پر منافعان بسیار است و ما ران جا گاہ بگاہ باشیم و ہر دو کنار مراد از کنار دریا و کنار کوہ و یا ہر دو کنارہ دنیا و

کہ صوبہ ان اہل آداب ایں کم اند و اہل آداب باطن نیز کم اند برای مطلب بر در آیند گر چہ ایں جا بلوسی بسیار می نمایند و بعقیدۂ باطن نہ گرایند

فرمودند خادم اگر بوڑہ جنگل رہو گے پلاؤ کلیہ کباب کھاؤ گے زری بادلہ پہناؤ گے حجرہ بنا ڈالو گے پالکی نشین ہو جاؤ گے

دلی کابل دے بادشاہ سلام کر کے جانگے اتی جیکر جاکے ٹھاکرے دے جلو دال روٹی کھاؤ گے کدی بھکھے رہ جاؤ گے

کدی نہ رہ جاؤ گے اتی اوہ دونہہ منافعاں والی جاہ (دریا و پہاڑ) کدی اُتھے رہیگا کدی نہ چوں آں بابا صاحب یعنی

حضرت دین محمد ایں برای دنیا نبود و ہوائے دولت و عیش دنیا در چشم ایشان قدر و قیمت یک برگ کاہ نداشت ترک آں لذات

روا داشتند و اذن از آں حضرت گرفتند بہ ٹھاکر بر در شدند آنحضرت را بہ اینجا آوردند و گویند کہ در آں ایام در زمینے کہ اکنوں مکان منور و خضر

مطہر واقع است بعد از تعمیر ہم نشان باغ درخت انار در پیش بار در بار رسیدہ میوہ او میل بچشم خود دیدہ و آں اکنوں ہم موجود

است و ہر بہار برنو رسیدہ شگفتہ خوشبو دیدہ و جا بلکہ اکنوں نیز شل زمزم نغز مسان انسان حیوانات جاری بعد ور باخوب شانی

بعد کہ اکنوں ہم در میان وضو خانہ مکان شریف باید بہ جابہ وآں رفعا و اند چند روز یا ساعت در یں خانہ ہم تنہا بودہ و بیباک از نعمت

ظاہری و باطنی نجستید و حضرت جد کلاں بابا دین محمد صاحب صاحب دستار و سجادہ نمودہ شربت ذوق وصال چشیدہ جام تجلیات

کبری نوشیدہ بمحفل محبوب حقیقی کامیاب شدہ از نامحرمان برقعہ رخ چہرہ مبارک خاکی کشیدند و باکی از ایں سرای فنا کی رخت بستہ

بمنزل الامکان بوصل دائمی رسیدند و ایں ہم فرمودۂ آنحضرت است جیوں جیوں دن قیامت نیڑے صیہی رونق

ہو گے اتیہہ تاریخ رحلت آنحضرت قدس سرہ یگانہ با قطاب عالم پناہ سرشناسان سرباز راہ امینے کمال یابد وجان

زد جان و تن؛ بکین دکان زین زرین ∴ زهے زیبستان جام الست؛ که زو آمده مست بر مست ؛ کسیکو شد
از جام او جرعه یاب؛ چو شمس است در عالم جان تاب؛ بچشمش بر آنکس که منظور شد؛ بعالم علم دار منصور شد؛ جمالیکه او را
مثالے نبود؛ کمالیکه او را زوالے نبود؛ دلش چون گرفت از چنین تنگنائی؛ نمود انتقالے بدار البقائی؛ از آن سال دیرینه
بے نشان؛ خرد جستجو گاه بگاه؛ از آسمان سن گفت الهام بر گو بگاه؛ زہے پیر مردان حق پیر شاه ∴ چراغ آنحضرت
شب قدر از بزرگان معمول است می توانند که رحلت آنحضرت در شب بعد باشد و کرامات و عنایات بعد از رحلت هم از ایشان چندان
بظهور رسیده که در حد تقریر و تحریر گنجایش نه پذیرد؛ و جائیکه ذکر خدام و خلفای آنحضرت و کرامات آنحضرت روزنامه هر کسی از
محبان نصیب از آن رساید محبت بیفزاید و گویند که چون در آنوقت سجادگی مبارک آنحضرت بحضرت ابن محمد فراغت یافت با طالبان ارشاد در افزود
مراد از خدمت ایشان بسر حاصل شد چو آن بود که طلب دنیا و از اینقدر سجادگی بزد به غلام آزادی نشود کریمه و کریم ایشان را ابن غنیم
گردانید و رحیمے بود که اهل رحم از زمره شیخے بود که اهل کرامات و مقامات عالیه رجال بر سری از محتاج بودند و شاها زکیه این زمانه در
پیش شیخ او رواج جنابها؛ گویند که ساکنان موضع رجبن که از خادمان مرید آن حضرت و در زمره اصحاب بودند در عهد ایشان از کم گرانی
و بے پروائی ایشان غافل شده و پیش بزرگے که از اولاد حضرت جناب قطب الدین بختیار بود رفته و پیشوای خود کرده و در خدمت آن
بزرگ سرگرم بودند که ایشان هم در آن موضع تشریف آوری فرمودند ناگاه پیش آن بزرگ رفته فرمودند که مردمان این موضع خادمان منند
و تو از ایشان خدمت بستانی و ایشان هم ترا پیر کامل دانسته از ما غافل شده اند در این کار شراکت را رای نباید که در اینکه اکنون معتکف
من مردمان و کارداران گاه ایشان و نبوده همه رنگ سخاوت گردانیم و تو ایشان را باز بصحبت خود آورده خادم خود ساز و الا تو جامهٔ
گردان انشاء الله تعالی من آن همه را باز بصحبت هر یک آورده از سر نو خادم خواهیم گردانید و اگر برو دکار را نتوانی فکر خود کن در چیز
و تماشائی داری گریز خون خود چگونه گرد در بکه پیر مرد چون آن بزرگ بادائی آن کار نبود استغفار کرده رخصت طلبیده روانه شد

حوالہ جات

1- حقی، شان الحق، حضرت خواجہ محمد زمان ص152حوالہ سہ ماہی اُردو جلد نمبر 59 شمارہ نمبر4 مطبوعہ کراچی1983

2- محمد بخش، میاں، تذکرہ مقیمی ص53، قلمی نسخہ نمبر 3262 ، کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد1341ھ

3- ایضاً ص53،

محمد بخش، میاں، سیف الملوک ص 43 ، مطبوعہ، نظامت اوقاف، مظفر آباد آزاد کشمیر1991ء

محمد بخش، میاں، قصہ سخی خواص خان، ص 3 ، ، مطبوعہ ملک غلام نور اینڈ سنز پبلشرز جہلم1964 ء

4- محمد بخش، میاں، تذکرہ مقیمی ص60، قلمی نسخہ نمبر3262، کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد1341ھ

5- ایضاً ص59-60

6- قلندری، قادری ملک محمد بوستانِ قلندری ص38، مکتبہ نسیم جہلم1985

7- ضیغم، سبط الحسن مرتبہ سیف الملوک کا مقدمہ صفحہ۔ت۔ مطبوعہ پیکجز لمیٹڈ لاہور1993ء

جناب سبط الحسن ضیغم صاحب نے مقدمہ سیف الملوک میں حضرت پیرا شاہ غازی قدس سرہ کے شجرہ نسب پر مستقل بحث کر کے آپ کا نام پیر محمد

marfat.com

لکھا ہے۔ "مقامات محمود" مولفہ معشوق جنگ نے حضرت قاضی سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تحریر بہ زبان فارسی ص 420 تا 427 دیکر آپ کا نام عبداللہ بتایا۔ جناب ضیغم صاحب نے مقاماتِ محمود کی پیش کردہ تحریر کا مکمل تجزیہ کر کے اس کی تردید کی ہے۔ اگر کسی کو ذوق ہو تو مقدمہ سیف الملوک صفحہ ۔ق۔ر۔ش۔ث کا مطالعہ کر لے۔

مگر سوال یہ ہے کہ حضرت پیرا شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال پر مستند راوی حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ (م 1324ھ) اور ملک محمد رحمۃ اللہ علیہ (م 1342ھ) ہیں۔ دونوں حضرت قاضی سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ (م 1337ھ) کے ہمعصر اور ہم جولی تھے۔ ایک دوسرے کے ہاں آمدورفت بھی موجود تھی۔ مذکورہ بالا دونوں مستند راویوں نے قاضی صاحب موصوف کی تحریر کا ذکر نہیں کیا۔ اگر قاضی صاحب کی کوئی ایسی تحقیق ہوتی تو یقیناً میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ اور ملک محمد ٹھیکیدار رحمۃ اللہ علیہ سے پوشیدہ نہ رکھتے۔ بلکہ قاضی سلطان محمود آوانی رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز شاگرد، مرید و خلیفہ جنگی مولفہ "مقاماتِ محمودؒ کے بقول آپ نے تعلیم وتربیت پر بہت توجہ کی اس سے میری مراد سید شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف پنڈی میانی ضلع گجرات ہیں۔ وہ ہدایت المسلمین پر تقریظ لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

نام آں نامی محمد بخش داں　　دفتر پنجاب را زد انتخاب
مسکنش در دامن کوہ شمال　　بر مکانِ پیر شاہ عالی جناب

(ہدایت المسلمین ص 180، مطبوعہ مظفر آباد)

marfat.com

8- محمد بخش، میاں، سوہنی مہینوال، ص۔8۔ مطبوعہ، ملک غلام نور اینڈ سنز جہلم 1964ء

9- محمد بخش، میاں، مثنوی نیرنگِ عشق ص 74 ،ملک غلام نور اینڈ سنز جہلم 1964ء

10- محمد بخش، میاں، قصہ سخی خواص خان، ص39-40 مطبوعہ، ملک غلام نور اینڈ سنز جہلم 1964ء

محمد بخش، میاں مرزا صاحبان ص112 مطبوعہ استقلال پریس لاہور 1972ء مگر یہاں جی کی بجائے لفظ جیو استعمال فرمایا ہے۔

11- محمد بخش، میاں، مرزا صاحبان ص 8 ، مطبوعہ، استقلال پریس لاہور 1972ء

12- محمد بخش، میاں، تحفہ میراں، ص 98 ، مطبوعہ، کھڑی شریف تحصیل و ضلع میرپور آزاد کشمیر

13- محمد بخش، میاں، شیخ صنعان، ص 43-44 مطبوعہ، نظامتِ اوقاف مظفر آباد آزاد کشمیر

14- محمد بخش، میاں، چھٹی ہیر رانجھا، ص 75، مطبوعہ، نظامتِ اوقات مظفر آباد آزاد کشمیر

15- محمد بخش، میاں، کرسی نامہ پیرانِ حجرہ دی قادری ص 10 ، مطبوعہ، کاشف آرٹ سنٹر جہلم

16- محمد بخش، میاں، سیف الملوک، ص,17، مطبوعہ نظامتِ اوقاف مظفر آباد

marfat.com

آزاد کشمیر

17- قلندری، قادری، ملک محمد، بوستانِ قلندری ص 82 ، مطبوعہ مکتبہ نسیم جہلم 1985ء

18- محمد بخش، میاں، ہدایت المسلمین، ص 145، مطبوعہ نظامتِ اوقاف مظفر آباد آزاد کشمیر

19- قلندری، قادری، ملک محمد، بوستانِ قلندری، ص50، مطبوعہ مکتبہ نسیم جہلم 1985 ء

20- طارق، عبدالرحمٰن، جوہر اقبال ص54، مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔

21- محمد عبدالصمد، خواجہ، چشتی، اصطلاحاتِ صوفیہ ص 114، مطبوعہ مکہ بکس لاہور۔

22- عرشی، امتیاز علی، مولانا، اقبال اور آرزوئے نایافت ص76 حوالہ نقوش اقبال نمبر جلد دوم مطبوعہ لاہور 1977ء

23- محمد بخش، میاں تذکرہ مقیمی قلمی نسخہ نمبر3262 ص54-55، گنج بخش لائبریری اسلام آباد 1341ء

24- قلندری، قادری، ملک محمد، بوستانِ قلندری، ص 35، مطبوعہ، مکتبہ نسیم جہلم1985ء

25- محمد بخش، میاں، تذکرہ مقیمی، قلمی نسخہ، ص53، مطبوعہ، گنج بخش لائبریری اسلام آباد۔

26- رومی، جلال الدین، گلدستہ مثنوی اردو ترجمہ۔ ص54، مطبوعہ لاہور۔

marfat.com

27- قلندری، قادری، ملک محمد، بوستانِ قلندری۔ ص 48-47-46-45
، مطبوعہ، مکتبہ نسیم جہلم 1985ء

28- عرشی، امتیاز علی، مولانا، اقبال اور آزدے نایافت ص 76 بحوالہ نقوش اقبال نمبر جلد دوم لاہور 1977ء

29- محمد بخش، میاں، تذکرہ مقیمی، قلمی نسخہ، ص 57، گنج بخش لائبریری اسلام آباد۔

30- قلندری قادری، ملک محمد، بوستانِ قلندری ص 37، مطبوعہ مکتبہ نسیم لاہور 1985ء

31- برق، نوشاہی، ابوالکمال، سید، سلکِ مروارید ص 47، مطبوعہ اڈوگہ شریف گجرات)

"مقامات محمود" از نواب معشوق یار جنگ نے جو تحریر حضرت قاضی سلطان محمود آوانی رحمۃ اللہ علیہ (م 1337ھ / 1919ء) کی دی ہے۔ جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت پیرا شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام حافظ حفیظ اللہ بتایا ہے۔ جناب سبط الحسن ضیغم صاحب نے حضرت صاحبزادہ پیر محبوب نوشاہی کے حوالے سے مقاماتِ محمود کے مولف کا رد کر کے حضرت غازی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب دیا ہے۔ اور آپ کے والد صاحب کا اسم گرامی علی بابا عرف ڈھینگ تحریر کیا ہے۔ اور حضرت غازی قلندر قدس سرہ کو لاولد یعنی بے اولاد ثابت کیا ہے۔ ہمارے نزدیک سبط الحسن ضیغم کی یہ تحقیق بالکل غلط ہے۔ ملاحظہ ہو۔

marfat.com

ضیغم، سبط الحسن، مرتبہ سیف الملوک، مقدمہ صفحہ، ش۔ت، مطبوعہ، ویجز لمیٹڈ لاہور 1993ء

32- محمد بخش، میاں، تذکرہ مقیمی قلمی نسخہ، ص 74 گنج بخش لائبریری اسلام آباد۔

33- قلندری، قادری ملک محمد، بوستانِ قلندری ص 35، مطبوعہ مکتبہ نسیم جہلم نیز محمد بخش، میاں، شجرہ شریف، قادری قلندر، ص 12، مطبوعہ کاشف آرٹ جہلم

34- بہادر، جنگ، معشوق یار، مقاماتِ محمود، ص 420-421 مطبوعہ، استقلال پریس لاہور۔

35- ضیغم، سبط الحسن، مقدمہ سیف الملوک، صفحہ، ش۔ت، مطبوعہ، ویجز لیمیٹڈ لاہور 1993ء

36- اختر، عباد اللہ، بیدل ص، 210، مطبوعہ ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور 1988ء

37- طارق، عبدالرحمٰن، جوہر اقبال، ص 150 مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔

38- محمد بخش، میاں، تذکرہ مقیمی قلمی نسخہ ص 53 مطبوعہ کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد۔

39- کھوکھر، محمد زمان، سیالکوٹ سے خیبر تک، ص 548، مطبوعہ، یاسر اکیڈمی گجرات 1997ء

marfat.com

40- محمد بخش، میاں، تذکرہ مقیمی، قلمی نسخہ ص 77-76-75 ، کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد۔

41- ایضاً ص 55

42- قلندری، قادری، ملک محمد، بوستان قلندری ص 36، مطبوعہ مکتبہ نسیم جہلم 1985ء

43- چشتی، سلیم، یوسف، اقبال کا تصور فقر ص 154، بحوالہ تفسیر اقبال مطبوعہ سرینگر کشمیر 1982ء

44- محمد بخش، میاں، تذکرہ مقیمی قلمی نسخہ ص 71-72 کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد نیز بوستانِ قلندری ص 42-43

45- محمد طفیل، مرتبہ نقوش اقبال نمبر جلد دوم ص 41 مطبوعہ ادارہ فروغِ اردو لاہور 1977ء

46- محمد بخش، میاں، تذکرہ مقیمی قلمی نسخہ ص 81۔ گنج بخش لائبریری اسلام آباد۔

47- ایضاً۔ ص 82

48- قلندری، قادری، ملک محمد، بوستانِ قلندری، ص 50-51، مطبوعہ مکتبہ نسیم جہلم 1985ء

49- طارق، عبدالرحمٰن، جوہر اقبال، مطبوعہ، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔

50- قلندری، قادری، ملک محمد، بوستانِ قلندری ص 50، مطبوعہ جہلم 1985ء

marfat.com

51- ضیغم، سبط الحسن، مرتبہ سیف الملوک مقدمہ صفحہ-ت۔ مطبوعہ پیکجز لمیٹڈ لاہور 1993ء

جناب ضیغم صاحب نے اپنے مقدمہ میں بہت بے سروپا باتیں لکھی ہیں۔ شاید یہ اُنکی عادت ثانیہ ہے۔ جن میں ایک گکھڑوں والی روایت ہے۔ کہ حضرت پیرا شاہ غازی قدس سرہ کو گکھڑوں نے شہید کیا ہے۔ اگر ضیغم صاحب کے پاس کوئی دلیل ہے تو بتائیں ورنہ رجوع کریں۔ جبکہ بوستانِ قلندری کے مطابق حضرت پیرا شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کو نامعلوم چوروں کے گروہ نے زخمی کیا اور ان زخموں کی تاب نہ لاکر شہادت عظمیٰ کے مرتبے پر فائز ہوئے اور یہی صحیح ہے۔

52- محمد بخش، میاں، تذکرہ مقیمی قلمی نسخہ ص۔72-73، گنج بخش لائبریری اسلام آباد 1993 ء

53-ایضاً ص 82

54- محمد بخش، میاں، تذکرہ مقیمی، ص 73 نسخہ کتاب خانہ گنج بخش قلمی، اسلام آباد

55- ٹھیکیدار، ملک محمد، میاں، بوستانِ قلندری ص 52، مطبوعہ مکتبہ نسیم، جہلم 1985ء

56- محمد بخش، میاں، تذکرہ مقیمی، ص 73، قلمی نسخہ کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد

57- ٹھیکیدار، ملک محمد،، بوستانِ قلندری، ص 52 مطبوعہ مکتبہ نسیم جہلم

marfat.com

1985ء

58- محمد بخش، میاں، تذکرہ مقیمی، ص73، قلمی نسخہ کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد

59- ٹھیکیدار، ملک محمد، میاں، بوستانِ قلندری، ص52 مطبوعہ مکتبہ نسیم جہلم 1985ء

60-ایضاً ص52

61- محمد بخش، میاں، تذکرہ مقیمی، ص74 قلمی نسخہ کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد

62-ایضاً ص74

63- عباداللہ، اختر، بیدل، ص 51-52 مطبوعہ، ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور 1988ء

64- رومی، جلال الدین، اردو ترجمہ مثنوی، بنام گلدستہ مثنوی ص94 مطبوعہ لاہور۔

65-ایضاً ص94

66- جہانگیری، محسن، ڈاکٹر، محی الدین ابن عربی، احوال و آثار، ص 234، مطبوعہ ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور 1989ء

67- محمد بخش، میاں، تذکرہ مقیمی، قلمی نسخہ، ص55 گنج بخش لائبریری اسلام آباد۔

68- قلندری، قادری، ملک محمد، بوستان قلندری ص35 مطبوعہ مکتبہ نسیم جہلم 1985ء

marfat.com

69- قرآن مجید، سورۃ بقرہ آیت نمبر 283۔

70-رومی، جلال الدین، اردو ترجمہ، گلدستہ مثنوی ص 58 مطبوعہ لاہور۔

71- عرشی، امتیاز، مولانا، اقبال اور آزوے نایافت ص 76 مطبوع

لاہور 1977ء

72- قلندری، قادری، ملک محمد، بوستان قلندری ص 36-37 مطبوعہ مکتبہ نسیم

جہلم 1985ء

73-رومی، جلال الدین، اردو ترجمہ، گلدستہء مثنوی ص 57 مطبوعہ لاہور۔

74- قلندری، قادری، ملک محمد، بوستان قلندری ص 38، مطبوعہ مکتبہ نسیم

جہلم 1985ء

75-ایضاً ص 41

76-ایضاً ص 39

77- نسفی، عمر بن محمد، شرح عقائد نسفی، اردو ترجمہ ص 261 مطبوعہ،

لنکاشائر انگلینڈ 1997ء

78- محمد بخش، میاں، تحفہ رسولیہ ص 9، مطبوعہ، نظامتِ اوقاف مظفر آباد

آزاد کشمیر 1978ء

79-دبیر، محمد کرم، مولوی، تقریظ، بر بوستان قلندری ص 171 مطبوعہ مکتبہ

نسیم جہلم 1985ء

علاوہ ازیں اس ضمن میں مزید تفصیل کی ضرورت ہو تو راقم الحروف کی کتاب "شیخ عبد القادر بحیثیت سید الاولیاء کے باب کرامت کا مطالعہ کریں۔ جس میں اس کے

marfat.com

جملہ پہلوؤں پر گفتگو کی گئی ہے۔

80-رومی، جلال الدین، اردو ترجمہ، گلدستہ مثنوی ص 59 مطبوعہ لاہور۔

81- قلندری، قادری ملک محمد، بوستان قلندری ص 37-38 مطبوعہ مکتبہ نسیم جہلم 1985ء

82- عرشی، امتیاز علی، مولانا، اقبال آرزوئے نایافت ص 45، مطبوعہ لاہور 1977ء

83- قلندری، قادری، ملک محمد، بوستان قلندری ص 48 مطبوعہ جہلم 1985ء

84-رومی، جلال الدین، اردو ترجمہ، گلدستہ مثنوی ص 94 مطبوعہ لاہور۔

85- قلندری، قادری ملک محمد، بوستان قلندری ص 45-46 مطبوعہ مکتبہ نسیم جہلم 1985ء

86-ایضاً ص 49

87- عرشی، امتیاز علی، مولانا، اقبال اور آرزوئے نایافت ص 45 مطبوعہ لاہور۔

88- قلندری، ملک محمد، بوستانِ قلندری ص 40-41

89-ایضاً ص 40

90- ایضاً ص 44

91- ایضاً ص 41-42

92-ایضاً ص 44

93- ایضاً ص 43-44

marfat.com

94- اظہر، غلام حسین، میاں محمد 1-4 مطبوعہ، کتب مینار لاہور 1980ء

علاوہ ازیں سوانح عمری حضرت میاں محمد بخش مولفہ مولوی محبوب علی پریشاں مرحوم مطبوعہ نظامت او قاف آزاد جموں وکشمیر مظفر آباد اور سوانح عمری خاکسار ملک محمد ٹھیکیدار مرحوم مطبوعہ نظامتِ او قاف مظفر آباد آزاد کشمیر سے مکمل فائدہ لیا گیا۔

95- محمد بخش، میاں، شجرہ شریف قادری قلندری ص 11 تا 16 مطبوعہ کاشف آرٹ سنٹر جہلم۔

96- اظہر، غلام حسین، میاں محمدؒ، ص 27 مطبوعہ کتب مینار لاہور 1980ء

marfat.com

تصحیحات (اغلاط نامہ)

صفحہ	سطر	غلط	درست
9	16	میری بنیادی ماخذ	اس طرح میری بنیادی مآخذ
16	9	بچیا	بچیار
23	14	متھائے	فتھائے
25	13	پیر	پیرے
26	7	تذکرہ مقیمی کے نام سے جو	تذکرہ مقیمی کا جو ترجمہ
27	10	حافظ	حفیظ
27	18	نبی کریم ﷺ نے متعین کرکے	نبی کریم ﷺ نے معنی متعین کرکے
30	14	سید محمد مقیم سید الدین	سید محمد مقیم محکم الدین
30	12	سید مقیم سید الدین قدس سرہ	سید مقیم محکم الدین قدس سرہ
31	4	میاں شہباز عرف ڈھیرو	یہ میاں دین محمد کے برادر تھے۔
32	11	یعنی چار خلفاء	یعنی پانچ خلفاء
50	16	فرق	خرق

marfat.com

marfat.com